رجسٹرڈ ایل ... یہ اسلامی اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداروں سے "	۸
عام خریداران سے "	۴
" " ششماہی	۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ نعرۂ توحید - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
صلوٰۃ المؤمنین بجواب صلوٰۃ المرسلین - ص۳
کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کردیا ص۷
مرزا صاحب کی کامیاب وفات - ص۸
عقبہ نے نبوی کا ایک مشک ریز نامہ - - ص۹
ایک حدیث نبوی کی تصدیق - - - ص۸
چند تجویزات ضروریہ - - - ص۹
ارکان جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کا تبلیغی دورہ۔ ص۹
... - - ص۱۰
... - - - ص۱۱
شاعری ... - فتاوی ص۱۳ متفرقات ... - اشتہارات - - ص۱۴

نعرۂ توحید

(از مولوی ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب سراج منشی کامل بوجیدی میرٹھی)

عبادت غیر کی کب ہو بھلا اللہ کے ہوتے — گداؤں سے ہی کیا مانگیں حقیقی شاہ کے ہوتے
تعجب ہے مسلمانوں پہ جو ہیں غیر کے طالب — کہ کیچڑ چاٹتے پھرتے ہیں شیریں چاہ کے ہوتے
فلک ٹوٹے زمیں شق ہو ترے اس خیال پر غافل — کہ حضرت مستوی عرش تھے اللہ کے ہوتے
کوئی اجمیر کو۔ کلیر کو۔ کوئی پاک پٹن کو — نجف کو، کربلا کو جائے بیت اللہ کے ہوتے
غضب پر ہے غضب مسلم پڑھا کلمہ کہے — مصیبت میں ہی پوجے غیر کو اللہ کے ہوتے
خدا کہتی خدا کہنا۔ یہی ہے مذہب حنفی — کہ قول امتی مانیں رسول اللہ کے ہوتے
مبارک ہو تجھے غافل یہ اس دور کا ... — ہمیں کچھ بھی نہیں بھاتا کلام اللہ کے ہوتے

دعا ہے اب سراج اللہ اس کو چشم بینا دے
انہیں سوجھے نہ کوئی راہ سیدھی راہ کے ہوتے

انتخاب الاخبار

۱۲- جون ۱۹۳۹ء

—— شہر امرتسر میں ۶ تا ۹ جون ۷۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۵ مرے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ شیخ احمد صادق (برادر شیخ صادق حسن) آنریری مجسٹریٹ جو فنر دوائس پریذیڈنٹ مسٹر مدن لال منتخب ہوئے ہیں۔

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر کے خاکروبوں نے بھی بلدیہ امرتسر کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے تھے اور کئی ایک جلسے بھی کرتے رہے۔ اس کے برعکس بلدیہ کی طرف سے بھی جلسے اور اشتہارات شائع ہوتے رہے مگر چونکہ ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔ اس لئے حسب اعلان خاکروبوں نے آج (۱۲ جون کو) ہڑتال کردی ہے۔ افسوس کہ میونسپلٹی نے لاہور کے واقعہ سے سبق نہ سیکھا اور کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا جس کی وجہ سے لاہور کی طرح آج امرتسر شہر بھی تعفن، بدبو اور غلاظت سے بھر گیا ہے۔ ایک دو جگہ پولیس اور خاکروبوں میں تصادم بھی ہؤا۔ معلوم نہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ اہل شہر اس واقعہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

—— امرتسر سٹی مجسٹریٹ نے ایک مسلمان عادی چور کو ۲ آنہ چرانے کے الزام میں ۲ سال قید سخت کی سزا دی

—— امرتسر گذشتہ فسادات محرم میں جن ملازم کے خلاف ہندوؤں کی دکانیں لوٹنے کا الزام تھا۔ ان میں سے چار کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی

—— قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۷-۱۸-۱۹ جون کو مجلس احرار اسلام کی طرف سے احرار کانفرنس منعقد ہوگی

—— پنجاب گورنمنٹ نے روزنامہ اکالی لاہور سے ایک مضمون کی اشاعت کی بنا پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں صوبہ پنجاب کے مندرجہ ذیل ڈسٹرکٹوں میں حسب مقدار ذیل افیون فروخت ہوئی۔ لاہور ۱۳ ہزار ۳۲۹ سیر جالندھر ۸ ہزار ۶۶۹ سیر ملتان ۵ ہزار ۵۳۶ سیر انبالہ ۳ ہزار ۲۱۹ سیر۔ راولپنڈی ۳ سیر ۱۹ سیر (قسمت لاہور صوبہ بھر میں افیون خوری میں اول ہے)

—— شملہ معلوم ہؤا ہے کہ حکومت ہند کو ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک ریڈیو کے محکمہ میں ایک لاکھ روپیہ خسارہ ہؤا ہے۔

—— لاہور میں بوچڑخانہ بند ہونے کی وجہ سے حکومت ہند کو ۱۹ لاکھ روپیہ کا نقصان ہؤا۔

—— گوجرانوالہ کے محبوب عالم کو جو نبوت کے دعویدار تھے۔ کسی شخص نے قتل کردیا اور خود پولیس سٹیشن میں حاضر ہوکر اقبال جرم کیا۔ (پرتاپ لاہور)

خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

ماہ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار اور میعاد مہلت ختم ہے ان کے اسماء گرامی اہلحدیث ۲۶- مئی ۱۹۳۹ء پر شائع کئے گئے ہیں —— لہذا ان حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگان کی قیمت اخبار اگر ۲۹- جون تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مہاشہ کرشن آف "پرتاپ" لاہور حیدرآباد ستیہ آگرہ کرتے ہوئے منماڑ میں گرفتار ہوگئے ہیں۔

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد ہوجانے سے ایک آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ۸۱ گرفتاریاں عمل میں لائی جاچکی ہیں۔

—— کلکتہ ہائی کورٹ نے حال ہی میں ایک مقدمہ کے فیصلہ کے دوران میں لکھا ہے کہ وزارت گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہے۔

—— حکومت کشمیر نے آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کی برانچ کشمیر کو ۲ فیصدی سود پر ایک لاکھ روپیہ بطور قرض دیا ہے۔

—— جے پور میں ایک برہمن کو اپنی نجات کے لئے اپنے گیارہ سالہ لڑکے کو قربان کردینے کے جرم میں دس سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

—— ریاست جے پور کے مسلم مہاجرین نے جو دہلی میں مقیم ہیں۔ ۱۶- جون سے ریاست کے خلاف سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ حکومت ترکی اپنی بری، بحری اور فضائی طاقت کو مضبوط کرنے کے معاملہ پر غور کررہی ہے

—— پریگ۔ جرمن پولیس افسر کے ہلاک کئے جانے کی وجہ سے اہالیان ضلع نکو نوپہ پانچ لاکھ چیک کراؤن جرمانہ کیا گیا ہے۔

—— پریگ کی اطلاع ہے کہ وہاں کی یکصد جرمن لڑکیاں پُراسرار طور پر گم کی گئی ہیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ گذشتہ ماہ مئی میں ۶۶۶۴ رنگروٹ بھرتی کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہؤا ہے سپین میں لوہے کی کانوں کا ٹھیکہ جرمن ٹھیکہ داروں کو دیا جائیگا۔

—— ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۱۱ جون کو نیویارک پہنچے ساحل پر ایک لاکھ اشخاص نے استقبال کیا اور جلوس کے ہمراہ تقریباً چار لاکھ اشخاص تھے۔

—— بیت المقدس کے ایک ڈاک خانہ میں بم پھٹنے سے آٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— معلوم ہؤا ہے برطانیہ، فرانس اور روس کے مابین معاہدہ کی کوشش ہورہی ہے۔

—— حکومت جرمنی نے لیتویا اور ستونیا سے جو دس سال کیلئے نئے معاہدے کئے ہیں ان پر دستخط کردئیے ہیں

مفت!

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست صرف پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت منگوالیں۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

—— معاصر الجمعیتہ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے —— بٹالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قادیان سے آٹھ آٹھ میل کے رقبہ میں ۱۱ جون سے ۹ جون تک دفعہ ۱۴۴

ظفر المبین۔ فرقہ مقلدین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۔ ۱۲ ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ المومنین

جواب

رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۷)

اس سلسلہ مضمون کے گذشتہ نمبر میں اہل قرآن کی نماز کے اذکار وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ہے۔

(نوٹ) ان لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی آیت کسی محل کی ہو اس کو جہاں چاہتے ہیں اپنے حسب منشا استعمال کر لیتے ہیں چاہے اس کو کسی قسم کا لفظی یا معنوی تعلق ہو یا نہ ہو۔

مصنف کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔ جو نماز میں استغفار کرنے کے متعلق آپ نے لکھی ہے۔

"علاوہ اس کے رب کریم کا یہ بھی حکم ہے کہ اپنی بخشش مانگنے کے ساتھ دوسرے مومنین اور مومنات کی بخشش بھی مانگنا چاہئے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	اور (اے محمد) بخشش مانگ کر واسطے ناروا کام اپنے کے اور واسطے ایمانداروں کے مرد اور عورتوں کے [illegible]

[illegible]

الجدیث | کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے کہ اس آیت میں نماز کا ذکر کہاں ہے۔ اگر کوئی شخص نماز ختم کر کے اللھم اغفر لی و للمؤمنین وغیرہ پڑھے تو کیا اس حکم پر عمل نہیں ہوگا؟ یا گلی کوچہ میں چلتا پھرتا یہ دعا پڑھے۔ تو کیا اس حکم کی تعمیل نہیں ہوگی؟ یا پاخانہ سے نکلتے ہوئے (باتباع سنت) غفرانک کہے تو اس ارشاد کی تعمیل نہ ہوگی؟ یقیناً ہو جائیگی پھر اس کو نماز سے کیا خصوصیت ہے۔ ہاں ہم نماز میں بھی اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ آخری قعدہ میں ہم اپنے اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ مگر ہم میں اور تم میں فرق یہ ہے کہ ہم اپنی معلم علیہ السلام کی تعلیم سے کرتے ہیں اور تم لوگ اپنے ذہنی جلایا بالفاظ دیگر محض اپنے تخیل سے کرتے ہو اسی لئے آپ لوگوں میں اذکار نماز کے بارہ میں بہت بڑا اختلاف ہے۔

چونکہ مرکز رسالت سے تعلق چھوٹ گیا ہے اس لئے جو کچھ کسی کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔ اور خیالات کا اختلاف [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] پیش کرتے ہیں کہ [illegible] معلم کی تعلیم سے [illegible]

[illegible] جو معنی شروع کی گئی کہ جن کے اعمال دینی کو توقف ہوا اس لئے اس کو مختصر کر دیا گیا تھا۔ لیکن آپ لوگ جواب میں ایسا نہیں کہ سکتے کیونکہ [illegible] کہیں گے کہ ہم منفیہ حکم اپنے نفس سے ایجاد کیا تھا۔ بس سوچ لیجئے کہ ان دونوں جوابوں میں سے صحیح جواب کونسا ہے۔ رسالہ ہذا کے صفحہ پر آپ کس مزے سے لکھتے ہیں کہ:

"آیات مذکورہ سے۔ مذکورہ بالا کی طرح عیاں ہے کہ جملہ انبیاء سلام علیہم اور جملہ مومنین اور مومنات رضوان اللہ علیہم کا عمل یہ تھا کہ وہ صلوٰۃ میں اللہ کی تعریف و تحمید کرنے کے بعد عاجزی ظاہر کر کے یعنی دعائیں مانگتے تھے۔" (رشحہ)

الجدیث | یہ بالکل صحیح ہے مگر آیت مرقومہ (الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ) سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مومنین لوگ حضرات انبیاء کی تعلیم سے اور انبیاء علیہم السلام خدا کی مخفی تلقین (وحی خفی) سے ایسا کرتے تھے۔

اذکار صلوٰۃ کے بعد مصنف نے دو اور عنوان "قبل صلوٰۃ" اور "تکبیر صلوٰۃ" ذکر کئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

قبل صلوٰۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (پ ۱۵)

تکبیر صلوٰۃ | اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (پ ۵۔ ع ۳)

الجدیث | پہلی آیت تو وہ ہے جس میں آنحضرت صلعم کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے کہ دعا کرو کہ مدینہ شریف میں تمہارا داخلہ باعزت ہو اور مکہ شریف سے خروج حسب منشا ہو۔ (یعنی باوجود شور و شغب مخالفین کے سلامت بالکرامت نکل جاؤ اور مدینہ شریف پہنچ کر تم کو غلبہ حاصل ہو)

[illegible] اس آیت کو نماز میں داخل کر [illegible] تعلق ہے [illegible]

ahnafmuslim.de

دو ... نکرہ خلاف چلا گیا ہے۔ علاوہ اسکے اگر کوئی شخص اپنے یا بیگانے گھر میں داخل ہوتے ہوئے یہ آیت پڑھے تو ہم اس کو منع نہیں کرتے۔ لیکن سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ اس آیت سے یہ مقصود نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کو آپ نے تکبیر تحریمہ کے لئے نقل کیا ہے۔ اس کو نماز سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے کیونکہ اس کے ماقبل اور مابعد مرد و عورت کی خانگی زندگی کے متعلق احکام ہیں۔ جن کا مختصر مطلب یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم شرارت پاؤ پہلے اُن کو سمجھاؤ بجھاؤ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو تکلیف دینے کے عذرات ان کے حق میں تلاش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند شان اور بڑی عزت والا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس قدر بلندی شان تم کو عورتوں پر حاصل ہے اس سے زیادہ خدا کو تم پر حاصل ہے۔

تم اگر اپنی معمولی بلندی کے باعث عورتوں پر ظلم کروگے تو خدا تعالیٰ اپنی حقیقی کبریائی کے ماتحت تم کو سخت سزا دیگا۔ بتائیے اس آیت کو تکبیر تحریمہ سے کیا تعلق ہے۔ کیا یہی قرآن فہمی ہے۔

اس سے آگے عنوان ہے "اذکار قیام صلوٰۃ"

اس عنوان کے ماتحت مصنف نے اذکار قیام کیلئے سورہ حشر کی آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے کسی ایک آیت کو بھی نماز سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ ان میں نماز کا نہ حکم ہے نہ ذکر۔ پھر ان آیات کو پیش کرنا اثبات مدعا (تلاوت در قیام) کے لئے کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ناظرین کرام! ان اہل قرآن کی آیات خوانی کی ایک مثال ہم یہاں پیش کرتے ہیں جو آپ لوگوں کو ہمیشہ کام دیگی۔

اگر کوئی ملحد دعویٰ کرے کہ نمازی مؤمن و پرہیزگار جہنم میں جائیں گے۔ اس کا ثبوت خود قرآن مجید کے الفاظ میں یوں ہے کہ

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ... نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا[1]

اس آیت کے دو نو حصے قرآن مجید میں موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے محل میں بالکل صحیح ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اس آیت کے دونوں حصوں کا محل الگ الگ ہے تو ملحد مذکور کہہ سکتا ہے کہ چاہے محل الگ الگ ہے مگر یہ الفاظ تو قرآن مجید ہی کے ہیں۔ اگر ... بے محل ہونے سے میرا استدلال غلط ہے تو آپ کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟

اہل قرآن! ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

اذکار رکوع مصنف نے اذکار قیام کے بعد اذکار رکوع کا بیان ان لفظوں میں کیا ہے کہ

"قیام کے بعد ہم کو اذکار رکوع کا بیان پیش کرنا چاہئے۔ لیکن ہم پیشتر ثابت کرچکے ہیں کہ جملہ انبیاء سلام علیہم رکوع میں دعا توبہ تلاوت کیا کرتے تھے جو کہ قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمادی ہیں۔ پس رکوع میں ہم کو بھی دعاء توبہ ہی مانگنا چاہئے۔ تاکہ منشاء رب کریم کی پوری پوری تعمیل ہوسکے"

(صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۵)

اہلحدیث رسالہ کے صفحہ ۵ پر آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک واقعہ کے سلسلہ میں استغفار اور رجوع الی اللہ کرنا لکھا ہے۔ اس میں بھی نماز کی حالت کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایک آزمائشی واقعہ مذکور ہے۔ جس میں آپ سمجھے تھے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے جسکی تلافی کرنے کو آپ خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔

مصنف موصوف نے خود ہی اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہ نہایت لطیف اور طلباء کے لئے مضحکہ خیز ہے۔

اختلاف رائے کیا ہم (خدا) نے اس سے
پس دعائے بخشش کی اس نے اپنے رب کے
حضور میں اور گر گیا رکوع کی حالت میں الخ

(صفحہ ۴۰)

ناظرین! ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نہیں سنا کہ خدا اپنے کسی بندے کے حق میں ... کہ میں نے

اس سے اختلاف رائے کیا۔ اُردو محاورہ کے لحاظ سے تو ایسا کہنا خدا کی توہین ہے۔ کیونکہ اختلاف رائے دو مساوی شخصوں میں ہوتا ہے۔ کوئی بندہ خدا کے مساوی نہیں ہے ... علاوہ لفظ فتنا کے یہ معنی کہیں بھی ... اس لفظ کا ماخذ فتنہ ہے۔ جو اپنی اصلی شکل میں بالفاظ

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۝

قرآن مجید میں آیا ہے۔ پھر کیا اس آیت کے معنی بقول آپ کے یہ ہونگے کہ

اختلاف رائے قتل سے بھی بڑھ کر گناہ ہے۔

کیا ہم اس آیت کے ماتحت کہہ سکتے ہیں کہ اہل قرآن ایسے فعل کا ارتکاب کرتے ہیں جو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اہل حدیث سے اختلاف رائے کرتے ہیں۔ ع

بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

سنئے! آیت مذکورہ میں راکعًا سے مراد متوجہًا الی اللہ ہے نہ کہ نماز کا اصطلاحی رکوع۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں؟ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ (جب کبھی انہیں کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ متوجہ نہیں ہوتے)

کافروں کو یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ آؤ میاں نماز کا رکوع کرلو۔ ہاں یہ ضرور کہا گیا کہ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نماز پڑھو اور شرک چھوڑ دو۔ پس آیت موصوفہ سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہے اور جو ثابت ہے وہ ہمیں مضر نہیں۔ اور آپ کو مفید نہیں۔ کیونکہ مطلب اس کا اتنا ہی ہے کہ جب آدمی کو اپنی غلطی کا احساس ہوجائے تو اس سے رجوع کرلے اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر بخشش مانگے اور یہ بالکل صحیح ہے۔ (باقی)

دلیل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب۔ اہل قرآن کے طریق کا رد کیا ہے۔ قیمت ۳/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

[1] وہ لوگ مومن ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ... جہنم میں رہیں گے؟

قادیانی مشن

کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

خدا امت مرزائیہ کو سچ بولنے کی توفیق بخشے۔ آجتک تو ان کی جو تحریر ہم نے دیکھی ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے کمالات اور فضائل بیان کئے گئے ہوں وہ ضرور غلط اور پُر از کذب وزُور ہوتی ہے۔ "پیغام صلح" مورخہ ۲۷۔ مئی میں ایک سرخی یوں لکھی ہے:۔

مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کی اہمیت کا خاتمہ کر دیا۔

اس کے نیچے یہ عبارت مرقوم ہے کہ :۔

آپ (مرزا) کی جماعت میں شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ مختلف فرقوں کے افراد شریک ہوئے وہ اپنے ساتھ فروعی اختلافات بھی لائے لیکن جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہوتے ہی ان اختلافات کی اہمیت یکسر زائل ہو گئی۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ص۵ کالم ۲)

اہلحدیث اس بیان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ "پیغام صلح" سے چند سوال کرنا کافی ہے

(۱) کیا مرزا صاحب نے کتاب سر الخلافہ جو لکھی ہے وہ شیعوں کے برخلاف نہیں ہے۔

(۲) کیا قصیدہ اعجازیہ مندرجہ کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب نے شیعوں کو مخاطب کر کے نہیں کوسا۔

(۳) کیا حکیم نور الدین کو مرزا صاحب نے بذریعہ خط یہ حکم نہیں دیا کہ آپ اہل حدیث بننے کی بجائے حنفی بنیں۔ جس کے جواب میں حکیم صاحب نے لکھا تھا ع

ہم تے بجائے [illegible] [illegible]

[illegible]

(۴) کیا مرزا صاحب نے اپنے مرید عبداللہ [illegible] [illegible]

[illegible] نہیں کیا؟

(۵) کیا مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان خشک وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

ایسے حوالہ جات کئی ایک ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ فروعات کا ترک ہے یا ان کی اہمیت ہے کہ ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم کو (جس کے علم و فضل کا سب نے اعتراف کیا ہے) اس کے پسندیدہ و مختار مذہب (اہل حدیث) سے ہٹا کر اپنے مذہب (حنفی) میں آنے کا حکم دیا جائے۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس جگہ ہم پیغام صلح کے اس ادعا کی تردید کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو کچھ اہمیت نہیں دی۔

مرزا صاحب خود حنفی تھے اور حنفی بھی تھرڈ کلاس (معمولی درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے نے "سیرۃ المہدی" میں یوں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "مُردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اس لئے اس روز خیرات کرنی چاہئے۔"

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی۔ اندریں حالات کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ "مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا۔"

ایسا کہنا یقیناً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب خلافت ثلاثہ کو خلافت راشدہ سمجھتے تھے پھر اگر کوئی غالی شیعہ جو صحابہ ثلاثہ کے حق میں تبرا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

تب تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

مرزا صاحب کی کامیاب وفات

"پیغام صلح" کے بڑے بھائی اخبار الفضل قادیان نے بھی اسی قسم کا ایک دل خوش کن افسانہ لکھا ہے مرزا صاحب کی وفات کو کامیاب بتاتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت کو گویا زریں حروف میں لکھ کر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جب طویل اور کامیاب جد و جہد کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد کے رکھے جانے پر مطمئن تھے۔ اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔ سب سے پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں و فرحاں لبیک کہہ رہے تھے۔ جس طرح ہر نہار فرزند اپنے باپ کے سونپے کام کو سر انجام دے کر خوش و خرم اس کی جانب آتا ہے اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کی طرف جا رہا تھا۔"

(الفضل قادیان ص۵ مورخہ ۳۰ مئی [illegible])

اہلحدیث کیا انتقال کے وقت مرزا صاحب کو اپنا اشتہار متعلقہ "آخری فیصلہ" مجریہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یاد نہ تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ

گفت مرزا مرشاہ اللہ را
هر که اول میرد او ملعون خدا است

اگر یاد تھا اور ضرور یاد تھا تو انصاف سے کہئے کہ ایسا شخص دنیا سے کیونکر خوش و خرم جا سکتا ہے جس کے مقابل کی زندگی اس نے اپنے اعلان کے مطابق اپنے تمام کاروبار میں [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

جی خوش کرنے کی بات ہے کہ آپ انتقال کے وقت شاداں و فرحاں خدا کی طرف گئے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کو وفات کے وقت سخت صدمہ پہنچا ہوگا اور یہ خیال آپ کے لئے سوہان روح کا باعث ہؤا ہوگا کہ میرا مقابل تو زندہ ہے اور میں سفر آخرت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اس فیصلے کی دعا کے متعلق قبولیت کا اعلان خود ہی کر چکے تھے بلکہ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف اُن کے صاحبزادے (خلیفہ قادیان) نے بھی کیا ہؤا ہے۔
(رسالہ تشحیذ الاذہان جون۔جولائی ۱۹۰۸ء)

اندریں حالات آپ کیونکر دنیا سے شاداں و فرحاں جا سکتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب انتقال کے وقت اپنی ناکامی پر نظر کر کے یہ شعر پڑھتے ہونگے۔ ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

خُتنہائے نبویؐ کا ایک مُشک ریز نافہ

(از قلم مولوی ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی)

آج کی صحبت میں فخر ملت، شیر اسلام فاروق اعظمؓ امیر المؤمنین اول اور خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کی بعض مشتے نمونہ از خروارے حالت میں ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں ؎

داستانِ عہد گل را بشنو از مرغ چمن
زانکہ ہائے آشفتہ کے گویند ایں افسانہ را

فاروق اعظم ستائیس سال کی عمر میں ۶ھ نبوی میں مشرف باسلام ہوئے۔ آپ سے قبل کم و بیش چالیس[1] مرد اور گیارہ عورتیں آغوش اسلام میں آ چکی تھیں۔ لیکن آپ کے مسلمان ہوتے ہی اسلام چمک اٹھا اور مسلمانوں کی ہمت بندھی چنانچہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ اسلام ایک اقبال مند آدمی کی طرح ہوگیا کہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ اور جب سے آپ شہید ہوئے تب سے اسلام ایک کس مپرس یتیم کی طرح ہوگیا کہ روز بروز تنزل ہی کی طرف مائل ہے۔ (حاکم)

فاروق اعظمؓ سے تین ہی روز قبل حضرت حمزہؓ مشرف باسلام ہوئے تھے جس کا کفار مکہ کو انتہائی قلق و صدمہ ہوا۔ چنانچہ تیسرے روز ایک زبردست کمیٹی ہوئی۔ جس میں انتہائی رد و کد کے بعد یہ پاس ہؤا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی قتل کر کے اسلام کو دفن کر دینا چاہئے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔" اور اس اہم کام کے انجام دہی کے لئے فاروق اکبرؓ کا انتخاب ہؤا۔ جسے آپ نے بطیب خاطر منظور کیا۔ آپ کے ماموں ابوجہل نے ترغیباً یہ بھی کہا کہ اگر عمر اس کام کو انجام دیدیگے تو میں ہزار اونٹ اور ہزار اوقیہ (چالیس ہزار درہم) چاندی انہیں بطور انعام و شکرانہ دونگا۔ ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صُہیب از روم
زخاکِ مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

چنانچہ فاروق اعظم تلوار سونت کے نکل پڑے ؎

جاتے ہیں اس ادا سے وہ آج سوئے مقتل
اک ہاتھ میں ہے خنجر اک ہاتھ میں کماں ہے

تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ سعد بن ابی وقاصؓ سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے تیور سے معاملہ کی اہمیت سمجھ کر دریافت کیا ؎

چلے ہو آج بن ٹھن کر عنایت یہ کدھر ہوگی
یہ بتلاؤ تو پہلے عید اے جاں کس کے گھر ہوگی

آپ نے پورا گذشتہ واقعہ اور آئندہ کا ارادہ بیان کر دیا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ "خود را نصیحت دیگرا نصیحت" خود تمہارے بہنوئی و بہن تو اسلام سے مشرف ہیں پہلے گھر کی تو خبر لو پھر باہر کی حالت دیکھنا۔

حضرت عمرؓ سیدھے بہن کے مکان پر پہنچے حضرت خبابؓ بھی جو فاطمہ و زید کے معلم تھے وہیں پر تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کی آہٹ پاتے ہی وہ چھپ گئے۔ حضرت عمرؓ اپنے بہنوئی زید سے باتوں باتوں میں اُلجھ گئے اور انہیں غصہ کی مدہوشی میں مارنے لگے۔ آپ کی بہن فاطمہ چھڑانے کے لئے بڑھیں تو آپ نے انہیں بھی مارا۔ حتٰی کہ وہ لہولہان ہوگئیں تو انہیں بھی اسلامی حرارت نے دلیر بنا دیا اور فرماتی ہیں کہ

قَدْ اَسْلَمْنَا وَ تَابَعْنَا مُحَمَّدًا فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ

حضرت عمرؓ کو اپنی بہن کی اس جرأت و دلیری پر سخت تعجب ہؤا اور سر اٹھا کر متعجبانہ نظر سے اُن کے چہرہ پر نگاہ ڈالی تو اگرچہ چہرہ خون آلود ہو رہا تھا مگر استقلال و طمانیت اور متانت و سنجیدگی کا پتلا معلوم ہوتا تھا حضرت عمرؓ کی محبت ہمشیرگی جوش میں آئی اور بہن کی مروت و ہمدردی کے شکار ہوگئے۔ سارا نشہ کر کرا ہوگیا اور بہن سے عاجزی کرنے لگے کہ مجھے وہ چیز دیدو جو تم لوگ پڑھتے تھے۔ بہن نے بیباکانہ جواب دیا کہ تم ناپاک ہو اس لئے تم اُسے ہاتھ نہیں لگا سکتے البتہ تم غسل یا کم ازکم وضو ہی کر لو تو تمہیں وہ دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے غسل یا وضو کر کے اُسے پڑھا۔ نیز حضرت خبابؓ نے سورہ طٰہٰ کا پہلا رکوع پڑھ کر سنایا جو حضرت عمرؓ کے دل و دماغ میں پیوست ہوگیا۔

حضرت عمرؓ فوراً دار ارقم کی طرف جہاں حضور تشریف فرما تھے روانہ ہوگئے اور جا کر دروازہ پر دستک دی۔ لوگ ڈر گئے۔ لیکن حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر وہ نیت بخیر ہیں تو ہم ان کی عزت کرینگے اور اگر بدنیت ہونگے تو ہم ان کو قتل کر دینگے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو دعا کی تھی کہ خدایا تو اسلام کو عمرؓ یا ابوجہل سے تقویت دے

[1] بے شک ہم مشرف باسلام ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار ہو چکے اب تری جو جی چاہے [illegible] لیکن عمر اب احرام سے [illegible]

الفاروق۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے حالات اور ان کی سیاسی تدابیر کا ذکر۔ از مولانا شبلی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

اس معاملی تبولیت حضورؐ کو اسی وقت ہو چکی وحی معلوم ہو گئی لہذا آپؐ ہو یا دار ارقم سے باہر آ گئے اور حضرت عمرؓ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ مارے خوشی کے مسلمانوں نے اس زور سے تکبیر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی گلیاں گونج گئیں۔

حضرت عمرؓ نے فوراً حضورؐ سے عرض کیا :۔

کیا ہم حق پر نہیں ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا بے شک تم حق پر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم حق کو پوشیدہ طور پر کیوں ادا کریں۔ ہم کو چاہئے کہ علی الاعلان اسلام کے ارکان ادا کریں۔ چنانچہ مسلمان وہاں سے دو صفیں بنا کر نکلے۔ ایک میں حضرت عمرؓ تھے اور دوسرے میں حضرت حمزہؓ ۔ اسی روز حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا خطاب مرحمت فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب فاروق اعظم مشرف باسلام ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا کہ :۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو عمرؓ کے
اسلام پر اہل آسمان مبارکباد دیتے ہیں!

(ابن ماجہ وغیرہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے اسلام عزت ہی پاتا گیا حضرت عمرؓ نے جب ہجرت کا قصد کیا تو ایک ہاتھ میں شمشیر برہنہ اور دوسرے میں تیر و کمان لیکر کعبہ میں آ کر سات مرتبہ طواف کیا اور دو رکعتیں مقام ابراہیم پر نماز پڑھی۔ بعدہٗ اشراف قریش کی جماعت میں آ کر اعلان کر کے خود فرمایا جب لوگوں سے کہا کہ تمہارے منہ کالے ہوں جو شخص اپنی ماں کو بے فرزند اپنے کو جہنم رسید، اپنی اولاد کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہتا ہو وہ میرے مقابل آوے۔ مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ آپ کا مقابلہ کرتا یا جواب دیتا۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا نہ تھا کہ فاروق اعظمؓ کو غصہ آیا ہو اور کسی نے خدا کا ذکر کیا ہو یا آیت قرآنی پڑھی ہو اور اُن کا غصہ سرد نہ ہو گیا ہو۔ بعض صحابہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ فاروق اعظم کے مکان کے دروازہ پر بیٹھے تھے کہ مکان سے ایک باندی نکلی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عمرؓ کی باندی ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ امیر المومنین کے لئے کوئی کنیز نہیں ہے کیونکہ امیر المومنین کو خدا کے مال سے کنیز رکھنی حلال نہیں۔ لوگوں نے پوچھا پھر کیا حلال ہے۔ فرمایا :۔ عمر کے لئے دو جوڑے کپڑے، ایک گرمی کا ایک سردی کا اور اخراجات سفر حج وغیرہ۔ نیز اہل و عیال کے اخراجات خورد و نوش وغیرہ جو کہ متوسط درجہ پر ہوں۔

انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے فاروق اعظمؓ کے کرتے کو دیکھا کہ مونڈھوں پر چار پیوند ہیں۔

خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ جب فاروق اعظم کسی کو کہیں عامل بنا کر بھیجتے تو یہ شرط کر دیتے کہ گھوڑے پر سوار نہ ہونا، عمدہ کھانا نہ کھانا، باریک کپڑے نہ پہننا، حاجتمندوں کے لئے دروازہ بند نہ کرنا اور نہ دربان رکھنا ورنہ مستحق سزا ہو گا۔

ایک دفعہ آپ اپنے فرزند عاصم کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو دیکھا وہ گوشت کھا رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے ؟ عرض کیا۔ آج گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا اس لئے لایا۔ آپ نے فرمایا کہ جس چیز کو جی چاہیگا کھا لو گے گویا نفس پرست ہو گئے۔

ایک مرتبہ فاروق اعظمؓ کو تازہ مچھلی کھانے کو جی چاہا تو ایک شخص کو اپنے ذاتی اونٹ پر سوار کر کے بھیجا تو چار کوس پر مچھلی ملی۔ اُس نے مچھلی خرید لی اور اونٹ کو بھی نہلا کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا مچھلی رکھو میں ذرا اونٹ کو بھی دیکھ لوں۔ آپ نے دیکھا تو اُس کے کانوں کے نیچے پسینہ چل رہا ہے۔ آپ نے اُس آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو تم اس جگہ کو دھونا بھول گئے ہو افسوس میری طبع نے ایک مخلوق خدا کو بے جا تکلیف دی۔ میں مچھلی نہ کھاؤں گا۔

فاروق اعظمؓ ایک بار لیٹے کا کچھ حصہ بھی جس جگہ سے پھٹ جاتا لوگوں سے پہنچتا تو فرمایا عمر سے نفس پر کچھ غم آیا تھا۔ میں نے اس کا سہارا کرنا تھا۔

انسؓ فرماتے ہیں کہ قحط سالی کے ایام میں باوجود وسعت آپ نے گھی کھانا محض ہمدردی خلائق کے باعث اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ ایک روز روغن زیتون تناول فرمایا جو ہضم نہ ہو سکا تو انگلی ڈال کر قے کر دی۔ تاہم گھی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ مجھے روئے زمین پر عمرؓ سے زیادہ کوئی بھی محبوب و عزیز نہیں ہے اگر خداوند کریم مجھ سے سوال کرے کہ عمرؓ کو تو نے کیوں خلیفہ مقرر کیا تو میرا صاف یہی جواب ہوگا کہ اُن سے بہتر کوئی دوسرا تو موجود ہی نہیں تھا۔

حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ساری دنیا کا علم حضرت عمرؓ کی گود میں پلا ہے اور کوئی بھی حضرت عمرؓ کے سوا ایسا نہیں ہے کہ راہ حق میں قدم اٹھایا ہو اور نشانہ ملامت نہ بنا ہو۔

معاویہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے نہ دنیا کی خواہش کی اور نہ ہی اُن کے پاس دنیا آئی اور حضرت عمرؓ نے بھی دنیا کی خواہش نہیں کی مگر ان کے پاس دنیا آئی اور خوب بن سنور کر آئی لیکن انہوں نے دھکے دیکر نکال دیا اور اپنے پاس تک پھٹکنے نہیں دیا اور ہم نے تو اسے دیکھتے ہی اپنی آنکھوں سے پیٹ میں بھر لیا۔ (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ)

حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ جب صالحین کا ذکر آوے تو فاروق اکبر کو بھی ضرور یاد کیا کرو کیونکہ وہ ہم سب میں کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھتے اور دین اسلام میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ فرشتہ ان کی زبان سے بولتا ہو۔

(طبرانی و حاکم وغیرہ)

نیز حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ استقلال، عاقبت اندیشی، علم، استواری و دلیری اور شجاعت سے پُر ہیں۔ اور میرے بعد حضرت عمرؓ جیسے عالم و زاہد زیادہ کوئی مجتہد موجود نہیں۔ (حاکم وغیرہ)

کعب احبار فرماتے ہیں کہ میں نے صحیفہ سابق میں دیکھا ہے کہ فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں دین مضبوط ہو گا۔ یعنی آپ ایک فولادی سپر ہیں۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

راہ خدا میں کبھی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کریں گے (یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے مصداق ہو نگے) اور آپ کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُس کو ظالم لوگ قتل کر ڈالیں گے اور مسلمانوں کا پھر اطمینان وچین معدوم ہو جائیگا۔

مجاہد اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عہد فاروقی میں شیاطین بھی گویا مقید تھے اور آپ کے انتقال فرماتے ہی آزاد ہو گئے۔

ایک مرتبہ بہت دنوں تک ابو موسیٰ کو فاروق اعظم کی کوئی خیر خیریت نہ ملی تو ایک عامل کے پاس پہنچے کہ بذریعہ شیطان فی الفور خبر مل جائیگی۔ چنانچہ بذریعہ عامل شیطان نے بیان کیا کہ عمرؓ بخیر وعافیت ہیں اور اُونٹ ٹل رہے ہیں ہم (شیاطین) تو اُن کے پاس ٹھیرتے ہی نہیں بلکہ انہیں دیکھتے ہی بھاگ پڑتے ہیں کیونکہ عالم ملکوت ان کے پیش نظر رہتا ہے اور روح القدس ان کی زبان سے کلام کرتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جب سے عمرؓ ایمان لائے ہیں۔ شیطان جب کبھی ان سے ملا اُلٹے پاؤں بھاگا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ شیاطین جن وانس حضرت عمرؓ سے بھاگتے ہیں" (ق)

فضل بن عباس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حق عمر کے ساتھ ہے خواہ وہ کہیں ہی رہیں۔ (طبرانی) نیز آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ اسلام عمرؓ کی موت پر گریہ ماتم کریگا" (طبرانی)

نیز آپ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونے والا ہوتا تو عمرؓ ہوتے لیکن لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ جس راستہ سے تم چلو گے اس راستہ پر کبھی شیطان نہ چلیگا بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کریگا۔

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دودھ نوش کیا جس سے میرے ناخنوں سے خوشبو آرہی ہے اور اپنا پس ماندہ عمرؓ کو پلایا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ علم مراد ہے۔

فاروق اعظم ہی کے عہد خلافت ۱۷ھ ہجری میں سنہ ہجری کی بنیاد پڑی۔ (تاریخ بخاری)

مغیرہ بن شعبہ حاکم کوفہ نے اہل مدینہ کی آسائش کے لئے فاروق اعظم کی اجازت سے ایک کاریگر لڑکا بھیجدیا جو بہت سے کام جانتا تھا۔ بالخصوص چکیاں بنانے میں ماہر تھا۔ اُس نے آتے ہی فاروق اعظم سے شکایت کی کہ مغیرہ نے مجھ پر ٹیکس بہت لگا رکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر سو دینار ٹیکس کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اس پر اُسے بہت رنج ہوا مگر خاموش رہا۔ دو روز کے بعد اُسے فاروق اعظم نے بلا کر کہا کہ "تو کہتا تھا کہ میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلے" اُس نے ترش روئی سے جواب دیا کہ "میں آپ کے واسطے ایسی چکی بناؤنگا کہ لوگ یاد کیا کرینگے"

اُس لڑکے ابو لؤلؤ فیروز مجوسی کے چلے جانے کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ "یہ لڑکا مجھے قتل کی دھمکی دے گیا ہے" چنانچہ اُس نے ایک دو دھارہ خنجر پر دھار رکھ کر اُسے زہر میں بجھایا اور فجر کی نماز میں فاروق اعظم کے کندھے اور کوکھ پر دو کاری زخم لگائے۔ آپ فوراً گر پڑے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی۔ آپ کے علاوہ بارہ ۱۲ آدمیوں کو اُس نے اور بھی زخمی کیا۔ جن میں چھ ۶ تو جاں بحق تسلیم ہو گئے۔ اہل عراق سے ایک شخص نے اپنا کپڑا اُس پر ڈال کر گرفتار کرنا چاہا تو اُس نے بھی خودکشی کرلی۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ آخر اس کاری زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور دس برس چھ ماہ چار یوم خلافت کر کے آپ جنت کو سدھارے۔ (رضی اللہ عنہ و ارضاہ)

اہلحدیث... حکومت میں جو مقام عظیم حاصل ہے ... اور حکومت کے پورا ہے اس کی بنا صرف اسی ہے شیعہ لوگ حضرت فاروق اعظمؓ اور ان کے ساتھیوں پر تبرا بازی کرتے ہیں۔ اگر وہ غور کریں تو ان کے سمجھنے کے لئے ایک نکتہ کافی ہے کہ حضرت ممدوح نے اپنی خلافت میں جو بھی کام کیا شیعہ کی نظر میں وہ مفید ہو یا مضر مگر اس کے کرنے میں حضرت علیؓ سے مشورہ برابر لیا۔ اور حضرت علیؓ نے بھی انکو مخلصانہ مشورہ پیش کیا۔ ایران کے جہاد کے موقعہ پر ایک دفعہ خلیفہ فاروق نے اعیان حکومت سے مشورہ لیا کہ ایران کی لڑائی میں میں خود جاؤں کیونکہ لڑائی طول کھینچ رہی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس کی سخت مخالفت کی۔ فرمایا کہ آپ چکی کے کیل کی طرح ایک جگہ جم کر رہیں، آپ کو اگر تکلیف ہوئی تو خلافت کا کام بگڑ جائیگا۔ یہاں سے ہی کمک بھیجتے رہیں دیکھئے کیسا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کیا ایسے خلیفہ کے حق میں تبرہ بازی کرنا اور وہ بھی تیرہ سو سال کے بعد سوائے تفرقہ، فساد اور اپنے نقصان جانی ومالی کے اس کا کوئی نتیجہ نہیں۔ شیعہ دوستو! ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ایک حدیث نبوی کی تصدیق

واقعات سے

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ چوہا بتی کھینچ کر لے جائے اور مکان کو آگ لگادے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل واقعہ اخبار "انقلاب" سے نقل کرتے ہیں ناظرین اسے پڑھ کر یہ جملہ زبان پر جاری کریں۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (... مدیر)

"ایک چوہے نے گاؤں تباہ کردیا"

کئی مکانات جل کر خاک ہوگئے

جھانسی ... ضلع ... چھاؤنی ... تحصیل ...

مطبوعہ ... حضرت ... اسلامیہ کی ... (۱۹۳۸)

آتشزدگی کی ایک واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں آدھا گاؤں جل کر تباہ ہوگیا اور کئی مویشی جل کر ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مکان میں مٹی کا دیا جل رہا تھا کہ ایک چوہے نے اسے گرا دیا۔ جس سے آگ لگ گئی بے شمار خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔" (انقلاب لاہور ۸ جون ۱۹۳۹ء)

چند تجویزات ضروریہ

راقم الحروف ایک ادنیٰ خادم اہل حدیث ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل معروضات ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوا ملتمس ہے۔ امید ہے کہ آپ ان تجویزات کے متعلق اپنی رائے عالیہ سے اظہار فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

(۱) اجرائے اخبار "اہلحدیث" سے آج تک کے فائل ہائے سے مختلف اقسام کے مضامین کو جمع کر کے جو مفید تر سمجھیں۔ کتابی صورت میں کلیات ثنائیہ جلد اول و کلیات ثنائیہ جلد دوم الخ ترتیب دے کر شائع کرنے کا اہتمام کیا جاوے تاکہ آنے والی نسل کو راہ ہدایت کا کام دے سکیں۔

(۲) "فتاویٰ ثنائیہ" کو کتابی صورت میں مدلل طور پر جمع کر کے شائع فرمایا جاوے۔ جیسے "فتاویٰ نذیریہ"

(۳) سوانح حیات ثنائیہ کو مکمل و مفصل سلسلہ وار حالات بترتیب سنین مرتب کیا جائے۔ جیسے حیات ولی

(۴) تفاسیر اربعہ کا خصوصاً و دیگر کتب ہائے موجودہ دفتر "اہلحدیث" کا عموماً اسلامی اخبارات میں اشتہار شائع کرایا جایا کرے۔ تاکہ غیر مذاہب بھی کتب ثنائیہ سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

(۵) تفسیر ثالث و رابع× کو مکمل کر کے طلباء و علماء کے سامنے برائے افادہ شائع کرنے کا مصمم ارادہ فرمایا جاوے تاکہ تفسیر القرآن و تفسیر ثنائی کی طرح پورے قرآن مجید کی ہو وہ تفاسیر ہو جائیں[1]

(۶) دفتر اہلحدیث کی طرف سے سال میں دو ہفتہ کے لئے رعایتی اشتہار کتب کا دیا جایا کرے۔

(۷) اخبار "اہلحدیث" کا بھی رعایتی اشتہار سال بھر میں نادار علماء و طلباء کے لئے مشتہر کیا جایا کرے تاکہ اشاعت میں شاندار اضافہ ہو۔

زیادہ والسلام

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی)

ارکان جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کا تبلیغی دورہ

ریاست کشمیر کے صوبہ جموں میں دو مقام میرپور اور کوٹلی ہیں۔ وہاں کے احباب اہل حدیث کا بہت مدت سے تقاضا تھا کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا وفد ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ خاکسار (ثانی)، منشی محمد عبداللہ ثالث امرتسری اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی حضرت مولانا سیالکوٹی کی سرکردگی میں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء کو جہلم پہنچے۔ رات جہلم میں رہے اور اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ یعنی توحید و سنت پر خاکسار اور مولانا نے تقریریں کیں۔ جہلم سے میرپور کا عام راستہ دریا کی طرف سے ہے۔ مگر کسی خاص وجہ سے منتظمین جلسہ نے کار کا انتظام کیا اور نہر کی سرکاری پٹڑی کی خاص اجازت لے لی تھی۔ بوجہ غیر متوقع تکالیف کے رات کے ۱۱ بجے میرپور پہنچے۔ ان تکالیف کا ذکر کرنے سے احباب کو تکلیف ہوگی اس لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

فی سبیل اللہ ما لقینا

۲۵۔ مئی کو جلسہ شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا نے فرمائی۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صحیح تفسیر بیان فرمائی اور بعثت سید المرسلین ﷺ سے قبل کی ضلالت و گمراہی کا نقشہ بتا کر فرمایا کہ جس طرح اس وقت ملت ابراہیمی کے آثار مٹ چکے تھے۔ آج بھی توحید و سنت کا صحیح نقشہ ملیامیٹ ہو رہا ہے۔ اسی غرض کے لئے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ لوگوں کو توحید باری و سنت رسول علیہ السلام کی صحیح تعلیم کما حقہ سکھائی جائے۔ آپ کے بعد مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے اتباع سنت پر مبسوط اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار (ثانی) نے اخلاق محمدی پر تقریر کی۔ بحمداللہ اس اجلاس میں حاضرین نے کافی حظ حاصل کیا۔ اسی تاریخ کو پچھلے پہر میں بھی جلسہ ہوا اور نہایت ہی مؤثر تقریریں ہوئیں رات کو مولانا نے اسلام اور دیگر مذاہب پر دو گھنٹے تقریر کی۔

۲۶۔ مئی ۱۹۳۹ء کو ۹ بجے صبح سے گیارہ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔ مولوی احمد دین صاحب نے فاتحہ خلف الامام پر مدلل تقریر فرمائی۔ خاکسار نے رد بدعات پر تقریر کی۔ جمعۃ المبارک کی نماز مولانا نے پڑھائی اس کے بعد عاجز نے اڑھائی گھنٹے تک تقریر کی اور جمعیتہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تحریک کی۔ صدر انجمن جناب فضل دین صاحب بھٹی وکیل نے پُرزور الفاظ میں تائید کی۔ بحمداللہ اراکین جمعیتہ کو بہت کامیابی ہوئی اور یہاں کا جلسہ ختم ہوا۔ ۲۷ کی صبح کو کوٹلی جانے کی تیاری ہوئی۔

مبلغین جمعیتہ کوٹلی ضلع میرپور میں

۲۷۔ مئی کو ہم سب کار پر سوار ہو کر بصد تکلیف شام کو کوٹلی پہنچے۔ راستہ میں جن مسلمانوں نے ہماری تکالیف شدید میں ہم کو راحت پہنچائی خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۲۸۔ مئی کو جلسہ شروع ہوا۔ اغراض جمعیتہ کو بیان کیا گیا اور مؤثر تقریریں ہوتی رہیں۔ آخری دن مرزائیوں کو اجازت دی گئی کیونکہ ان کی طرف سے

[1] وما توفیقی الا باللہ۔ (اہلحدیث) [illegible] تو دونوں صورتیں تقصان دہ ہیں۔ (اہلحدیث)

× بیان الفرقان علی علم البیان۔ قیمت ۱/ر
× تفسیر بالرائے۔ قیمت ۱/ر

ahmadimuslim.de

چھیڑ چھاڑ ہو رہی تھی۔ آخری جلسہ تک ان کو چیلنج کرتے رہے مگر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

بحمد اللہ یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی ختم ہؤا۔

احباب توجہ کریں ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ اراکین مبلغین جمعیۃ نے کس قدر جوکھوں کا سفر تبلیغ کے لئے اٹھایا۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ ایسے کٹھن کام بغیر تکلیف کے نہیں ہوتے۔ جس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ احباب بہت کم توجہ کرتے ہیں جمعیۃ کے رسائل جو چھپ چکے ہیں ان کو بھی نہیں منگاتے تاکہ جمعیۃ کی اعانت کے علاوہ دینی فائدہ بھی ہو۔ امید ہے کہ دوست ضرور توجہ فرمائینگے۔

بحمد اللہ اراکین جمعیۃ اس خطرناک راہ سے نجات پاکر یکم جون کو واپس آگئے۔ فالحمد للہ علی کل حال۔

(راقم :- محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ)

بریلوی مشن

فتحگڈھ چوڑیاں میں جلسۂ میلاد

(از قلم ایم عبداللہ صاحب سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام فتحگڈھ)

قصبہ فتحگڈھ چوڑیاں (جہاں گذشتہ ماہ اپریل میں اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ ہؤا تھا) میں جہاں کسی کو معلوم بھی نہیں تھا کہ میلاد کیا ہوتا ہے وہاں آج میلاد منایا جارہا ہے۔ جس کی تھوڑی سی کیفیت میں ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں :-

میلاد نماز عشاء کے بعد شروع ہؤا اور حسب معمول پہلے نعت خوانی ہوئی۔ جس میں اگرچہ توحید کی کافی دھجیاں اڑائی گئیں۔ لیکن میں یہاں بطور نمونہ ایک مصرعہ نقل کرتا ہوں وہ ہذا :- ؎

مرّا وڑی میم (م) دی پاکے۔ اپنے آپ نوں چھپا کے
نبی اکھواندا کیہڑا اسی

بالکل وہی مضمون ہے کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اُتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہوکر

انا للہ! توحید کی کس قدر کُھلے بندوں تردید کی گئی ہے کاش کہ برادران احناف آنکھیں کھولیں اور اپنے اس عقیدہ کو تعلیم قرآن سے جانچ کر توبہ کریں اور دنیا دار واعظوں کی طرف نہ دیکھیں۔

خدا خدا کر کے نعت خوانی ختم ہوئی اور مولانا گوہر اسعیدی صاحب وعظ فرمانے کے لئے اُٹھے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں مگر افسوس کہ وہی مسلمان جو نعت خوانی کے وقت تو حق حق کے نعرے لگاتے اور زمین سے اچھل رہے تھے قرآن خوانی پر اہل قبور کی طرح خاموش ہیں اور کسی کے منہ سے سبحان اللہ تک بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ آپ کی وعظ شروع ہوتے ہی مسلمان اٹھ اٹھ کر چلنے لگے۔ افسوس ان نعت خوانوں اور نام نہاد واعظوں نے مسلمانوں کی ذہنیت کو کس قدر خراب کر ڈالا ہے کہ وہ شعر و غزل کے سوا کچھ سُن ہی نہیں سکتے۔ خیر آپ کافی دیر تک وعظ کرتے رہے۔ میں نمونۃً آپ کے چند ارشادات ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے آپ نے آیت وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ تلاوت فرمائی۔ اور کہا کہ اللہ کے احسانوں میں ایک سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں مجسم رحمت بخش دی۔ اور جب کوئی آدمی خدا تعالیٰ سے کچھ دعا کرتا ہے تو اللہ میاں فرماتے ہیں کہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں کہ میں نے تو انہیں مجسم رحمت بخش دی اور یہ لوگ اس سے دعا کرنے کی بجائے مجھ سے دعا کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ ہر قسم کی دعا اب انہیں سے مانگیں۔ توبہ! توبہ!! کیا کوئی موحد مسلمان یہ چیز تسلیم کرسکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ اللہ میاں تو یوں ارشاد فرمائیں کہ :- ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ ...... الی آخرہ (پ ۲۶ ع ۱) اور حنفی برادران کہیں کہ ہر قسم کی دعا حضرت رسول کریم سے کرنی چاہئے۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

مولانا صاحب کا دوسرا ارشاد :- آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کے چار وزیر ہوتے ہیں اور میرے بھی چار وزیر ہیں۔ دو آسمان پر اور دو زمین پر۔ آسمانی وزیر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اور زمینی وزیر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ مگر خیر آپ نے اس سے یوں استدلال کیا کہ وزیر بادشاہ کے ماتحت ہوتا ہے اور جب تک وہ کسی کام کے لئے بادشاہ کی منظوری نہ لے لے اس کے متعلق کچھ نہیں کرسکتا۔ اب چونکہ حضرت میکائیل آپ کے وزیر ہیں اور آپ کے ماتحت ہیں لہذا حضرت میکائیل کسی کو آپ کی منظوری کے بغیر رزق نہیں پہنچا سکتے جتنا آپ کہیں اتنا ہی پہنچاتا ہے لہذا ثابت ہؤا کہ تمام دنیا والوں کی روزی حضرت رسول کریم کے ہاتھ میں ہی ہے اور اسی طرح تمام دنیا کا نظام بھی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔" العیاذاً باللہ ہے کوئی صحیح العقیدہ آدمی جو اس چیز کو تسلیم کرے۔

تیسرا نکتہ :- آپ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت رسول کریم خدا کے پاس سے نمازیں اور روزے لے کر واپس ہوئے تو آپ لامکان کی دوریں اور آسمانوں کی مسافتیں طے کرکے جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے اس میں کمی کرانے کے لئے کہا۔ اور آپ وہیں سے پھر دوڑے دوڑے اوپر گئے اور تخفیف کرائی۔ حتّٰی کہ تین چار مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اور اس سے استدلال یوں کیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم دوڑے دوڑے واپس گئے اس طرح کوئی غیر تو کجا کوئی عزیز مہمان بھی اپنے میزبان کے گھر نہیں جاسکتا لہذا ثابت ہؤا کہ وہ گھر ہی آپ کا اپنا تھا اور آپ کی شان ہی کچھ اور تھی۔ اب اس شان کو کچھ حنفی حضرات ہی خوب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ شان کیا تھی۔ قرآن مجید نے تو اس معاملہ میں بھی اسی کی نعت ... بیان فرمایا ہے

ahmadimuslim.de

آپ نے اس طرح کے بہت سے ساففاد نکتے پیش کئے جو اگر سب بیان کئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ اہلحدیث کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہونگے۔

التماس بخدمت برادران احناف و بالخصوص احناف تحصیل گڑھ

برادران احناف! آپ ہر سال میلاد مناتے ہیں۔ مگر کیا آپ نے کبھی اس کی صحت پر بھی غور کیا ہے۔ کیا آپ اس کے جواز میں کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کرسکتے ہیں اور ہاں کیا آپ قرون اولیٰ میں میلاد کا وجود ثابت کرسکتے ہیں۔ اگر جواب مثبت میں ہے تو ثبوت پیش کیجئے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر نہ کرسکیں اور ہرگز نہ کرسکیں گے تو کیوں اپنے فوائد دنیاوی کیلئے مسلمانوں کو غلط راستے پر چلا رہے ہو اور بالخصوص اپنے گڑھی بھائیوں کی خدمت میں میری التماس ہے کہ وہ ضد اور تعصب سے علیحدہ ہوکر اپنے عقائد کو قرآن وحدیث سے جانچ کریں اور اپنی دنیا وعاقبت سدھارلیں۔ فقط والسلام!

آریہ صاحبان سے سوالات

(از قلم محمد عبد المنان صاحب قریشی از رامپور منہاران)

(۱۹- مئی کے بعد)

(۱۶) اصول خداوندی یا قانون قدرت ہے کہ تمام سڑی گلی اشیاء میں کیڑے پیدا ہوجائیں۔ اگر ہم اپنے کھانے یا پانی کو اپنی لاپرواہی یا بدعنوانی سے ایسی حالت میں رکھ دیں کہ وہ سڑ گل جائے تو خدا اس میں کیڑے ڈال دیگا۔ اسی طرح اگر ہم اپنے یا اپنے مویشیوں کے زخموں کا اصول قدرت کے مطابق معقول علاج نہ کریں تو ان میں کیڑے پڑ جائیں گے یا پیدا ہوجائینگے اب بتلائیے کہ اگر قانون تناسخ صحیح ہے تو پرمیشر ہمارے افعال کا پابند ہوکر ان کیڑوں کی تخلیق کیلئے ہماری لاپرواہیوں اور کھانا پانی سڑانے کا محتاج اور دست نگر ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ جبکہ ایک جاندار کی روح فوراً ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہوجاتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کھانا یا پانی سڑنے کے وقت ہزاروں روحیں فی الفور بلا پوری پوری سزا بھگتے ہوئے اپنے اپنے اجسام کو چھوڑ کر ان کیڑوں کے اجسام میں داخل ہوجائیں لہٰذا ثابت ہوا کہ بروئے تناسخ کوئی روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اپنی قدرت سے ہر جاندار کی تخلیق اپنے قانون اور مرضی کے مطابق کرتا ہے جس طرح چاہے پیدا کرتا ہے جسے چاہے فنا کرتا ہے۔ اوس کا فعل تخلیق ہمارے افعال پر منحصر نہیں ہے۔

(۱۷) ایک گدھے کی اگر گدھی سے جفتی کرائی جائے تو گدھا یا گدھی ہی پیدا ہوگی۔ لیکن اگر اُسی گدھے کی جفتی ایک گھوڑی سے کرائی جائے تو بجائے گدھے کے خچر ایک دوسری قسم کا جانور پیدا ہوجائیگا۔ تو بتلائیے کہ ایک گدھے کے نطفہ کے کیڑے جن میں پرمیشر نے بروئے تناسخ گدھا یا گدھی ہی بن جانیوالی ارواح داخل کی ہیں۔ انسان کی تدبیر یا حکمت عملی سے تبدیل ہوکر گدھے کی روح سے خچر کی روح کیسے بن جاتی ہے۔ یہاں انسان کی تدبیر کے سامنے بقول دیدک دھرم پرمیشر کی مجبوری اور بے بسی ثابت ہے یا نہیں۔ اسی طرح بروئے اصول طب اگر کوئی حاملہ عورت رات دن سانپ یا کسی دوسری شے کا خیال دل میں رکھے اور ان کے خیال پر ایام حمل میں اسی شے کا غلبہ رہے تو بوقت پیدائش بجائے انسان کے سانپ یا وہی جانور پیدا ہوجاتا ہے۔ ایسی مثالیں اور واقعات بہت سے اخبارات میں دیکھنے میں آتے ہیں تو بتلایئے انسانی نطفہ کے کیڑے کی روح بموجب خیالات عورت انسانی جون کی بجائے سانپ کی جون میں خلاف مرضی پرمیشر کیسے چلی گئی یا خلاف قانون تناسخ ایک انسان کا جسم اسی جنم میں سانپ کا جسم کیسے بن گیا جبکہ وہ مرکر اور اس کی روح دوسری یونی میں جاکر نئے جسم کو حاصل نہ کرسکی۔ اور خلاف قاعدہ وقانون تناسخ انسانی یونی میں بندر۔ سانپ یا ہاتھی کیسے داخل ہوگئے۔ مزید یہ کہ جب عورت کے تخیل پر بچہ کے جسم اور ہیئت کا تغیر وتبدل وبناوٹ منحصر ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ کے ذریعہ سے جنم دینا کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور جب بروئے طب عورت کے تخیل پر جسم اور جنم کی تبدیلی ایک ہی جون اور زندگی میں ہوجاتی ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ سراسر بیکار اور بے اثر ہے۔ اور جبکہ حسب قاعدہ تناسخ جو روح کسی جانور کے جون میں جاکر سزا بھگتنے والی ہوتی ہے اوسی قسم کی جانور کی یونی میں داخل ہوجاتی ہے تو پھر مذکورہ بالا حالتوں میں اون حیوانی اجسام کو انسانی یونی میں کیوں داخل کیا جاتا ہے۔ غالباً ایسی روح کے لئے تب کوئی حیوانی یونی خالی دستیاب نہ ہوتی ہوگی تو پرمیشر مجبوراً جلدی اور گھبراہٹ میں جانور کے جسم میں جانے والی روح کو انسانی یونی ہی میں داخل کردیتا ہے۔ اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسا عجیب الخلقت بچہ جلدی مر بھی جاتا ہے تو اوس کا سبب غالباً یہ ہے کہ جب اوس بچہ کی پیدائش پر پرمیشر کو شاید اپنی غلطی اور گھبراہٹ کا حال معلوم ہوتا ہے تو اوس پر پردہ پوشی کرنے کے لئے فوراً اوس بچہ کو مار بھی دیتا ہے تاکہ اس کی روح اب کسی مناسب جسم میں داخل کرکے غلطی اور بھول کی تلافی کردے۔ دہن باد۔ عقیدہ تناسخ کی بدولت خدا کی قدرت کے کرشموں سے انکار کا یہی نتیجہ ہے۔

(۱۸) اور یہ اپنے اثر سے پرمیشر کے قانون تناسخ کی دی ہوئی سزا کو بزور دور کرسکتی ہیں۔ مثلاً پرمیشر نے ایک شخص کو ڈاڑھ کے درد کی سزا تین دن کے لئے دی ہے وہ کسی ڈاکٹر سے انجکشن کرالیتا ہے اور داڑھ کا درد دور ہوجاتا ہے اور قانون تناسخ سے سزا جو ... عمری کی ... جاتی ہے۔ ... تناسخ ...

ہونے پر مجبور کو کیسا مجبور اور لاچار کردیا۔ افسوس!

(۱۹) طبی اصول کی رو سے ناقص العقل گونگی، اندھی بہری اور اندھی اور کمزور وغیرہ وغیرہ اولاد والدین کی بدعنوانیوں اور بدپرہیزیوں کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ آریہ صاحبان ان انسانی بدعنوانیوں اور بدپرہیزیوں کے نتیجہ کو پیدا شدہ بچے کے پچھلے اعمال کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ جس کا ان کے پاس بروئے تجربہ اور مشاہدہ ایک رتی برابر بھی ثبوت نہیں ہے اور ماہران طب تجربہ اور مشاہدہ سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ طبی عقیدہ صحیح ہے اور عقیدہ تناسخ بالکل غلط اور محض وہم ہے۔ ماں باپ کے عمل کو بیٹے کا عمل بتلانا ایسا ہی ہے کہ

کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا

(۲۰) تمام ارواح اپنے اپنے جرائم کی سزا بھگت بھگت کر فرداً فرداً مختلف اوقات میں نجات یعنی چھٹکارہ پارہی ہیں یا ایک ہی وقت سب کے چھٹکارہ پانے کے لئے مقرر ہے۔ اگر فرداً فرداً مختلف اوقات میں چھٹکارہ پارہی ہیں تو بتلائیے کہ وہ ارواح جو چھٹکارہ پارہی ہیں کہاں رہتی اور کیا کرتی ہیں۔ اور اگر ایک ہی وقت چھٹکارہ کا سب کے لئے مقرر ہے تو یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ کیونکہ اعمال انسانی کا سلسلہ برابر جاری رہے گا اور ہر روح ایک ہی عمل نہیں کرتی۔ سب کے اعمال جدا جدا ہوتے ہیں جن کی نوعیت دیکھتے ہوئے ان کی سزا کا خاتمہ ایک ہی خاص وقت پر ہونا ناممکن ہے۔ لہذا عقیدہ مسئلہ تناسخ قطعی غلط اور ناقابل قبول ہے۔

(۲۱) قدرتی قاعدہ اور اصول کی بنا پر جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا انسانی اور حیوانی پیدائش بڑھتی اور ترقی نسل ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ آپ مردم شماری اور مویشی شماری سے دیکھ رہے ہیں۔ اب مسئلہ تناسخ کو مانتے ہوئے نیک اعمال کا نتیجہ انسانی آبادی اور بد اعمال کا نتیجہ حیوانی آبادی کی ترقی ہے حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ وہاں دونوں قسم کی مخلوق بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ سوائے چند لاکھ آریہ صاحبان کے دیگر تمام مذاہب کے لوگ بقول ان کے بے دھرم اور گناہگار ہیں۔ لہذا انسانی آبادی بہت ہی کم اور حیوانی بہت زیادہ ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے لہذا مسئلہ تناسخ غلط اور وہم محض ہے۔

(۲۲) تقریباً دنیا میں سوائے ہندوستان کے اور کہیں ہَوَن وغیرہ نہیں ہوتا یا نہیں کیا جاتا۔ لہذا سوائے ہندوستان کے سب جگہ کی ہوا ناصاف اور اس کی وجہ سے بیماری اور امساک باراں سے قحط پھیلا رہنا چاہئے۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ تمام دنیا میں نہ اس قدر ہوا ناصاف ہے نہ اس قدر بیماری اور نہ اموات نیز نہ وبا طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کا زور نہ امساک باراں اور نہ قحط کا دور دورہ ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں جب سے آریہ صاحبان کی جدوجہد ہندوستان میں ہوئی ہے زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہون ہی ان تمام بیماریوں اور قحط وغیرہ کی جڑ اور باعث ہے۔ (باقی آیندہ)

شاعری اور اسلام

شعرائے کرام سے اپیل

(از محمد ابوالخیر صاحب بدر رحمانی پریوائی حال مئو ائمہ)

شاعری فی نفسہٖ کوئی قبیح چیز نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے اس کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کا کام بخوبی طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔ شاعری ہی تو وہ چیز ہے جس سے شاعر اسلام حضرت حسان رضؓ کافروں کو جواب دیا کرتے تھے اور داعی اسلام نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ممبر رکھا کرتے تھے لیکن اگر اسی شاعری کو خلاف محل استعمال کیا جائے جیسا کہ آجکل کے شعرا کر رہے ہیں۔ اس شاعری کو اسلام نہایت ہی بدترین اور قابل نفرین چیز قرار دیتا ہے اور اسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمان باری ہے:۔

والشعراء یتبعھم الغاون الآیہ

خصوصیت کے ساتھ اس زمانے کے شعراء فضول چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ایسی بات کہہ جاتے ہیں جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہمارے شعرائے کرام کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوا کرتی۔ حالانکہ یہ بھی قابل مواخذہ چیز ہے لیکن جب اس قسم کے لوگوں کو روکا جاتا ہے تو فوراً جواب دیا جاتا ہے کہ بھائی یہ تو شاعری کی دنیا ہے یعنی مذہب اور شریعت سے کیا مطلب، چاہے جس طرح بکو اس اور فحش گوئی سے کام لے۔ کچھ حرج اور مضائقہ نہیں۔ شعرائے کرام کو میرا نہایت ہی مخلصانہ اور ایماندارانہ مشورہ ہے کہ وہ ان فضولیات اور ذٹلیات سے اجتناب اور احتراز کریں اور زانوئے تلمذ ان لوگوں کے سامنے تہہ کریں جن کے اندر شانِ موحدانہ پائی جاتی ہو۔ خیالات و اعتقادات اچھے ہوں۔ کم ازکم یہ بات تو ضرور ہونی چاہئے کہ جس شخص کو ہم نے استاد بنا رکھا ہے یا اس سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اس کا اثر ہمارے اوپر نہ پڑ سکے۔ جیسا کہ بعض لوگ انتہائی جوش عقیدت میں اس چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ یہی بات آیندہ چل کر نہایت خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ میرے ایک عزیز دوست کا واقعہ ہے جن دنوں وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے میں نے ان کی ایک نظم غیر مطبوعہ دیکھی تو آپ نے بجائے بسم اللہ کے یا استاد لکھ رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت اور حد درجہ کا افسوس ہوا کہ ایک اہل حدیث طالب علم اور اس قسم کی لغزش۔ میں نے فوراً ان سے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے استاد کا یہی طریقہ ہے۔ میں نے کہا آپ صرف شاعری کی اصلاح لیا کریں جوش عقیدت میں ایسا تجاوز نہ کیا کریں اور پھر صاحب علم ہو کر۔ اس کے بعد ان کے استاد نے خود ان کو اس سے روک دیا اور کہا بسم اللہ لکھا کرو۔ یہ ہے ہماری حسن عقیدت کہ کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ جناب سیماب صاحب اکبر آبادی جن کا شمار بہت بڑے شاعروں میں کیا جاتا ہے اور شاعر مشرق لکھا جاتا ہے اگرچہ وہ خود پکے متشرع نہیں ہیں پھر بھی آجکل اس بات پر بڑی سختی سے زور دے رہے ہیں کہ تمام غیر شرعی الفاظ شاعری سے یکدم اڑا دیئے جائیں۔ امید واثق

فتاویٰ

س ۱۶۱} سنتھال پرگنہ میں جو سنتھال لوگ ہیں خنزیر و مری مردار چیز کھاتے ہیں اور ہمیشہ نجاست میں ڈوبے رہتے ہیں گویا جتنی ہی برائیاں ہیں سب ان لوگوں پر ختم ہیں۔ اب اگر کوئی مسلمان ان کے ہاتھ کے پانی سے کھانا پکواوے اور کھائے اور گوشت بھی انہی سنتھال سے کٹوائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شادی میں انہی سنتھال سے یہ سب کام لیا گیا ہے۔ اس کا کھانا آیا حلال ہوگا یا حرام؟ (محمد ضمیر الدین از بستہ علاقہ سنتھال پرگنہ)

ج ۱۶۱} ان لوگوں کے ہاتھ صاف ستھرے کرائیں اور کام لیں تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

س ۱۶۲} مسمات راج بی بی بنت خیر الدین مذہب اہل حدیث کا عقد عمر گیارہ سال مسمی شیرا ولد گلو کے ساتھ کیا گیا جو شراب خور اور ڈاکو اور بے نماز ہے۔ اور عرصہ تین سال سے اس کو ہر طرح فہمائش کی گئی مگر وہ باز نہیں آتا۔ آخر پنچایت سہ گاؤں کے ترواڑ آدمی کی لیکر اوس کو کہا گیا کہ برے کاموں سے توبہ کر اور باز آ۔ لڑکی کو ہم تمہارے ساتھ کر دیتے ہیں ہمارے روبرو توبہ کر اور حلف اٹھا۔ اوس نے صاف انکار کیا۔ اور لڑکی ٹھیک ہے اوس کے پاس جانے سے انکاری ہے۔ کیونکہ لڑکی کو پہلے روز اوس نے سخت الفاظ بولے جو قابل تحریر نہیں اور یہ بھی کہا کہ میں تم کو فروخت کر کے روپے لے لونگا اور شراب نوش کرونگا۔ لہذا ملتمس ہوں کہ ایسے نکاح کا قرآن شریف اور حدیث کے موجب کیا حکم ہے؟

میاں عبد اللہ امام مسجد موضع گگے [illegible] ضلع لائلپور)

ج ۱۶۲} لڑکی قانون کے ماتحت سب جج کی عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کرالے [illegible]

س ۱۶۳} (الف) جہری نماز ہوں [illegible] عشاء کی نمازوں میں قیام کے موقع پر بحیثیت مقتدی کیا پڑھنا چاہئے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر سنے جا سکیں۔

(ب) مذکورہ نمازوں میں قیام میں کیا کچھ پڑھنا چاہئے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر نہ سنے جا سکیں۔

(ج) ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کی اقتداء کرتے ہوئے قیام میں کیا پڑھنا چاہئے۔

(عبد الواحد از لکھنؤ)

ج ۱۶۳} تینوں صورتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تم امام کے پیچھے ہو تو سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القراءۃ للبیہقی)

س ۱۶۴} ایک آدمی نماز باجماعت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا ہے ابھی پہلی ہی رکعت شروع ہوئی ہے۔ اس پہلی رکعت میں کس وقت تک شامل ہو جائے کہ اس کی نماز پوری باجماعت تصور کی جا سکے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہو سکا ہے تو جماعت کے بعد بقیہ ایک رکعت نماز کس طرح ادا کرے۔ یعنی سبحانک ..... الخ سے لیکر سورہ فاتحہ اور کچھ حصہ قرآن مجید پڑھے یا کچھ کم و بیش۔ نیز چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا آدمی جب باقی تین رکعت نماز اکیلا شروع کرتا ہے۔ ان تینوں میں سے پہلی رکعت میں جو حقیقت میں اس کی دوسری رکعت ہے۔ التحیات میں بیٹھے یا نہ بیٹھے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۶۴} شخص مذکور سورہ فاتحہ پڑھ لے تو پہلی رکعت مکمل شمار ہوگی۔ دوسری تیسری چوتھی میں شامل ہونے والا اپنے کو آخری حصہ جان کر نماز پوری کرے۔ یعنی سبحان نہ پڑھے اور پچھلی دو یا ایک رکعت میں (جو باقی ہے) صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھی ہیں ان کو پہلی سمجھے یعنی ترتیب [illegible] رکھے۔ مگر چوتھی رکعت میں ملا ہے تو فکر پچھلے جو رکعت پڑھے اس کو دوسری رکعت سمجھ کر اس کے بعد التحیات پڑھے۔ (دیکھو اہل حدیث [illegible])

س ۱۶۵} مذکورہ شخص [illegible] سود ملے تو اب اس کا کیا علاج ہے صرف توبہ کافی ہے یا وہ سود کسی طرح کسی کو دے دے۔

(مسماۃ [illegible] لاڈی کوٹل)

ج ۱۶۵} کیش سرٹیفکیٹ کے انٹرسٹ کے متعلق علماء کرام کل مختلف ہیں جو اس کو جائز سمجھتے ہیں وہ اس کا کھانا بھی جائز سمجھتے ہیں۔

س ۱۶۶} بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے کہا تھا کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور آسیہ (زن فرعون) سے کر دیا ہے۔ جس پر حضرت خدیجہ نے آپ کو مبارک باد دی۔ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔ اور کس کتاب میں کن الفاظ سے آئی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ تو نہیں کہ اگلے جہان میں آپ کا نکاح ان سے بھی ہوگا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۶} یہ روایت کنز العمال میں ہے جو صحت کے درجے کو نہیں پہنچی۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نکاح جنت میں کر دیگا۔ چنانچہ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں "نعجای فی الجنۃ" یعنی آسیہ اور مریم دونوں جنت میں میری بیویاں ہونگی۔

س ۱۶۷} مرزائی لوگ ہم کو السلام علیکم کہتے ہیں ہم کیا جواب دیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۷} مرزائی اگر السلام علیکم کہیں تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے لاتبدؤا بالسلام الیہود والنصاریٰ (مشکوٰۃ) اسکی شرح میں شراح حدیث نے لکھا ہے کہ کوئی یہودی یا نصرانی کسی مسلمان کو السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق اب فتویٰ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی انکا معاملہ قد تبین الرشد من الغی ہو چکا ہے۔ اسکے لئے ہمارے رسائل الہامات مرزا وغیرہ ملاحظہ کریں۔ (۳۰ داخل قریب فنڈ)

س ۱۶۸} ایک آدمی تحریک خاکسار میں داخل ہے اور ان کے عقیدہ سے متفق ہونیکا اظہار کرتا ہے لیکن اس کی تحریک [illegible] تعلیمات پر اعتراض کیا جائے تو [illegible] جماعت کی تحلیل وغیرہ کے متعلق بتانے کی [illegible] علامہ کا بیان دیتا ہے کیا [illegible]

جائز ہے؟ (محمد شفیع اہل حدیث [illegible])

ج ۱۶۸} تحریک خاکسار کا بانی [illegible] ہے اس کا حکم [illegible] ان کے ذہن میں [illegible] کہ تذکرے جیسی کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ بلکہ [illegible] تذکرہ کی [illegible] میں کل تفسیریں [illegible] حالانکہ اس [illegible]

متفرقات

اہلحدیث کی بھرتی | ناظرین حیران ہوتے ہونگے کہ گذشتہ ہفتے "اہلحدیث" ایک روز پہلے کیوں پہنچا۔ عام طور پر ٹھیک وقت پر بھیجا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی وقت مقرر سے پہلے بھی حاضر ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ جب کبھی ڈاک خانہ میں جمعرات کے روز تعطیل ہوتی ہے (جو اخبار کے پوسٹ کرنے کا دن ہے) تو ڈاکخانہ کہتا ہے کہ بجائے جمعرات کے اخبار بدھ کو یا جمعہ کو پوسٹ کرو۔ جمعہ کے روز روانہ کرنے میں ناظرین کی تکلیف انتظار کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش کر کے بدھ کے روز ہی ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ گذشتہ ہفتے کا واقعہ خصوصاً قابل ذکر ہے۔ قریباً بارہ بجے ڈاک خانہ سے اطلاع ملی کہ کل بادشاہ کے یوم ولادت کے سلسلہ میں ڈاک خانہ میں تعطیل رہیگی اس لئے شام کے تین بجے تک اخبار دے سکتے ہو ورنہ جمعہ کے دن دینا پڑیگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اتنے قلیل وقت میں کس پھرتی اور کس قدر دقتوں سے ہوائی کام انجام پذیر ہوا ہوگا۔ اس پھرتی اور جانکاہی کا انعام "اہلحدیث" اپنے ناظرین سے ترقی اشاعت کی صورت میں چاہتا ہے۔ اس کی اشاعت میں جتنی ترقی ہوگی اتنی ہی ترقی اہلحدیث کے اصلی مقصد (توحید و سنت) کی اشاعت میں ہوگی۔

بلاغ امرتسر | امرتسر کے اہل قرآن (منکرین حدیث) گروہ کا رسالہ ہے۔ جس میں رطب و یابس طریق سے حدیث نبوی کی تکذیب کی جاتی ہے۔ "اہلحدیث" میں بارہا اس سے خطاب ہوتا رہا اور حسب ضرورت ہوتا رہیگا۔ [illegible] قیمت سالانہ تین روپیہ۔

پتہ۔ منیجر بلاغ امرتسر

ضرورت [illegible] | ایک اہل حدیث مدرسہ کے لئے ایک [illegible] [illegible]

[illegible] صاحب عبد العزیز [illegible] نہیں۔ بلکہ جیت [illegible] بجے ریلوے [illegible] پور

مولوی عبد المجید صاحب | نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور سے جملہ اسلامی اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کے نام اپیل کرتے ہیں کہ اپنے ذاتی اور نجی رنج و غصہ کا اظہار بذریعہ اخبارات نہ کیا جائے کیونکہ یہ طریق بجائے خود مذموم ہے۔

جلسہ احرار قادیان میں

میں

اور میرے خاص احباب شریک ہونگے

اس کی وجہ احرار کو معلوم ہے

(ابو الوفاء)

جلدی کیجئے

"اہلحدیث" ۲۶ مئی میں اعلان کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق کارآمد اور مفید لٹریچر بصورت رسالہ مرقع قادیانی و اخبار شہند قادیان مہیا ہوا ہے۔ طالبین جلد منگوالیں۔ بعض شائقین نے یہ نادار اور مفید لٹریچر طلب کر لیا ہے۔ اب مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی چند فرمائشات کی تعمیل کی گنجائش ہے۔ لہذا شائقین ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر جلد منگوالیں۔ ورنہ پھر ڈھونڈھنے سے ہاتھ آنا مشکل بلکہ محال ہو جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری اعلان | "اہلحدیث" پرچہ ۲۱ جون [illegible] ایک اشتہار بابت فروخت کتب عبد الکریم صاحب [illegible] ایم بی سکول اودے [illegible] ضلع [illegible] شائع ہوا تھا۔ اس کی بابت بعض حضرات نے کتب نہ ملنے کی شکایت بھی کی ہے۔ مشتہر موصوف کا انتقال ہو چکا ہے جس کی اطلاع "اہلحدیث" ۲ جون میں شائع ہو چکی ہے۔ اس لئے

جملہ اصحاب مطلع رہیں کہ ایسی [illegible] کا کسی قسم کا تعلق دفتر سے نہیں [illegible] ان کے ورثا سے خط و کتابت [illegible] جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

غریب فنڈ | میں از مولوی [illegible] یتامیٰ بذمہ فنڈ ۱۵؍

اصحاب خیر | غرباء کے شوق اخبار کا خیال فرماتے ہوئے اس فنڈ کی امداد کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

مکتوب نذیاڈ | ۱۹ مئی کو حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کا جنازہ غائبانہ جماعت اہل حدیث اور دیگر اہل اسلام نے تقریباً پانچسو کی تعداد نے جامع مسجد نذیاڈ میں پڑھا۔

یاد رفتگان | میری والدہ محترمہ ۵ جون کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حاجی محمد صدیق پھاٹک حبش خان دہلی)

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہا وارحمہا۔

کارگذاری دکن اہل حدیث | **دار الاشاعت سکندر آباد** | اتفاقاً میں سکندر آباد وارد ہوا۔ یہاں انجمن مذکور کی اعلیٰ ترین مذہبی سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں جیسا کہ انکے رسائل کی اشاعت سے ظاہر ہے جو ماہانہ یا بوقت ضرورت شائع کئے گئے ہیں "میلاد شریف اور اسکی حقیقت" "اسلامی عید اور مسلمانوں کے فرائض" "شہادت امام حسین سے توحید کا سبق" "خطبہ معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ" "خطبہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن عبد العزیز" رسالہ "تبلیغ اسلام" "خطبہ جمعہ اور اس سے شرعی مقاصد" وغیرہ وغیرہ۔ الحاصل دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد کی یہ مذہبی خدمات نہایت قابل تحسین اور مفید ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس انجمن کے زیر اہتمام ایک عالیشان [illegible] عام اہل حدیث پیمانہ پر بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس انجمن کے سرپرست عالی جناب حافظ محمد یوسف صاحب [illegible] ایجنٹ روشن کمپنی سکندر آباد اور معتمد مرزا محمد علی بیگ صاحب ہیں۔ جن کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو درجہ قبولیت عطا فرما کر اس کا اجر دارین [illegible]

ملکی مطلع

ڈاکٹر اقبال کا مزار
جس سے وہ بیزار

پنجاب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت ایک ممتاز شخصیت تھی۔ ان کے امتیاز کی حیثیتیں مختلف ہیں عام رائے میں ان کو ایک فلسفی شاعر کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے مگر ہم ان کو بحیثیت ایک موحد مسلمان کے دیکھتے رہے ہیں۔ کیونکہ آپ ایک باکمال عالم اور پکے موحد مولانا غلام حسن سیالکوٹی مرحوم کے صحبت یافتہ تھے۔ ہمیں مرحوم کے عقائد کا پورا علم ہے۔ جنہیں آپ اپنی صحبت میں بیان کیا کرتے تھے۔ آپ آج کل کی پیر پرستی، قبہ پرستی اور مزار پرستی سے سخت بیزار تھے اور ان افعال کو اسلام میں رخنہ اندازی سمجھتے تھے۔ آج ہم ان کے متعلق اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ ان کی قبر پر ایک قبہ بنایا جائیگا جس پر پچیس ہزار روپیہ لاگت آئیگی۔ خدا جانے مسلمان اسلام اور اہل اسلام کی ضروریات کو کب سمجھیں گے۔ گذشتہ رمضان سے چند روز پہلے ہمیں جلسۂ اہل حدیث کے موقع پر بریلی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سننے میں آیا کہ مولوی احمد رضا خان کی قبر پر جو قبہ بن رہا ہے اس پر تیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی کام باقی ہے۔ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں گولڑہ ایک معمولی گاؤں ہے۔ وہاں پیر مہر علی شاہ کی قبر پر جو قبہ بنایا گیا ہے اس پر اتنی ہزار روپیہ خرچ ہوتا بیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مغربی پنجاب میں چلے جائیے۔ جہاں [illegible] سے قبے ایسے ملیں گے جن پر ہزاروں روپے [illegible] معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو قبہ [illegible] [illegible] ایک عذر ہو سکتا ہے۔ جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے۔

لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ قبے تحصیل زر کے لئے بہت اچھے ذرائع ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اقبال کا قبہ کس کام آئیگا؟ ہم ان کے مخلص احباب سے خصوصاً ان سے جو اہل توحید بھی ہیں۔ یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا ان کے نزدیک یہ قبہ ڈاکٹر صاحب کے حسب منشا بنے گا یا ان کے خلاف منشا؟ بس یہی ایک سوال ہے جو ہم کسی انسان کی زبان سے نہیں بلکہ ایمان سے اور ضمیر سے کرتے ہیں کہ وہ بتائے کہ ڈاکٹر اقبال کی روح ان کے اس فعل سے خوش ہوگی یا ناراض؟ ان لوگوں کو غالباً مرزا غالب مرحوم کے ایک شعر سے دھوکا لگا ہے جو یہ ہے ؎

پس مردن بھی دیوانہ زیارت گاہ طفلاں ہے
شرار سنگ نے کی گل فشانی میری تربت پر

لیکن جو لوگ مرزا غالب اور ڈاکٹر اقبال کی شخصیتوں کو جانتے ہیں وہ اس شعر کو کبھی سند نہیں لا سکتے۔ مختصر یہ ہے کہ ہم ڈاکٹر اقبال کو بحیثیت ان کے مذہبی خیالات کے دیکھتے ہیں اور یہ قبہ ساز ان کو بحیثیت ایک شاعر کے دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے کا ان سے مختلف ہونا ضروری ہے۔ یہ مصرع بالکل صحیح ہے

ع نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

لکھنؤ میں مصنوعی جنگ

اسلام کی تاریخ زندہ ہے۔ اہل اسلام اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ مگر اس بات سے ان کی گردنیں مارے شرم کے جھک جاتی ہیں کہ جس قدر انہوں (مسلمانوں) نے اغیار کے مقابلہ میں اتنہا کر کامیابی حاصل کی تھی اس سے کئی گنا زیادہ آپس ہی میں لڑ کر کشت و خون کی۔ خلافت عباسیہ اور حکومت مغلیہ تو اسی آفت زمانہ جنگی میں ایسی مبتلا ہوئیں کہ نابود ہو گئیں۔ مسلمانان ہندوستان کو زندہ قوم کہنا سخت [illegible] ہے۔ ان کی حکومت کا سلسلہ [illegible] ہوتا چلا [illegible] [illegible] گئی۔ یہاں تک کہ شکستہ کا خاتمہ ظہور پذیر ہوا۔ جس پر آخری بادشاہ دہلی نے یہ مصرع کہا ع

بس ظفر اب ہو چکی ہے تیغ ہندوستان کی

اودھ کے صوبہ میں چند ضلعوں پر حکومت اسلامیہ باقی تھی۔ جس کے حکمران اعتقاداً شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر وہ عیش و عشرت میں ایسے منہمک کہ جس کا مآل سلطنت کا زوال ہوا۔ انا للہ!

اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد بھی لکھنؤ ایک بارونق شہر کی حیثیت میں آباد رہا۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا تھا ؎

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑ نے میں بھی زلف اسکی بنا کی

لیکن آج کل جو ہنگامہ لکھنؤ میں برپا ہے۔ اس کی خرابی کا نتیجہ پہلی خرابی سے زیادہ مہلک ہے۔ کیونکہ پہلی خرابی کے زمانے میں اسلام کے مختلف فرقوں میں اتنی وسیع خلیج حائل نہ تھی جتنی کہ آجکل ہو رہی ہے۔

شیعہ اخبارات "اہلحدیث" سے خفا ہیں کہ "اہلحدیث" ان کی تبرا گوئی کو برا کیوں کہتا ہے؛ جواباً اہلحدیث عرض کرتا ہے کہ میں صرف تبرا گوئی سے منع نہیں کرتا بلکہ ہر ایک جدید مذہبی رسم سے منع کرتا ہوں۔ چاہے وہ تعزیہ ہو یا علم، مولود ہو یا تبرا۔ ہاں وہ یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتا کہ مدح صحابہ کے لئے جلوس نکالنے کی رسم صحابہ و تابعین کے زمانہ میں نہ تھی۔

اپنی رائے کے اظہار کے بعد شیعہ کتب سے ایک حکایت پیش کی جائے تو شائستہ سمجھا جائیگا کہ لکھنؤ کے حنفی (جن کو شیعہ اخبار وہابی کہہ کر وہابیوں کی مردم شماری بڑھاتے ہیں) یہ مذاکرہ کرتے ہیں جو علماء شیعہ نے متعہ کے متعلق کیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ لاہور کے مولوی قاسم شاہ صاحب مرحوم اپنی کتاب برہان المتعہ میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں لوگ (سنی، متعہ کے ابطال پر کمر بستہ ہو رہے تھے اس زمانہ میں شیعہ مومنین کو متعہ پر خاص [illegible] ممکن ہے کہ لکھنؤ کے سنی [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

... بنانا چاہتے ہیں۔ پیدا ہوتے ان کی طرف سے پیش کی ... وہی ہے جسے ہم اوپر پیش کر چکے ہیں۔

بعد القضیا و الی الحق | ہم بہ ادب فریقین سے عرض کرتے ہیں کہ وہ ادا ادبی سے کام لے کر مسلمانان ہندوستان پر کرم فرمائیں۔ کیونکہ خدا کا سچا دین اسلام دونوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

دونوں کی اس نزاع نے مجھ کو مٹا دیا

یورپ کا مطلع

روز بروز مکدر ہوتا جا رہا ہے

جب چند روز گرم گرم خبریں نہیں آتیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ امن ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گرم خبروں کی آمد کا رکنا اسی طرح ہے جس طرح آندھی سے کچھ عرصہ پہلے ہوا رک جاتی ہے۔

یورپ کے حکمراں بدستور ایک دوسرے کے داؤ گھات میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی وقت اس کام سے غفلت میں نہیں گزرتا۔ آج کل برطانیہ کا مرکز برطانیہ اور روس کا معاہدہ ہے۔ سلطنت روس کی حیثیت اس وقت ایسی سمجھنی چاہئے کہ کسی کمیٹی میں حاضر ممبر گیارہ ہیں۔ کسی تجویز پر پانچ ایک طرف ہو گئے اور پانچ دوسری طرف۔ دونو فریق گیارھویں ممبر کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کدھر ہوتا ہے۔ ہر پارٹی اسکی خوشامد کرنے اور سمجھانے میں لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ گیارھواں ممبر جس پارٹی کی طرف ہوگا اسی کا پلہ بھاری ہو جائیگا۔ مگر وہ گیارھواں ممبر بڑا چالاک ہے جو دونوں پارٹیوں سے اپنے فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہی مثال روس کی ہے۔ برطانیہ اور جرمنی دونو سلطنتیں اس کا تعاون چاہتی ہیں۔ برطانیہ سے اس کی حدود نہیں ملتیں مگر جرمنی سے ملتی ہیں۔ ... دونو فریق اس پر ... ڈال رہے ہیں۔ ... دونوں کی باتیں سنتا ہے مگر کسی سے وعدہ نہیں کرتا۔ ... روس کی ... نے زار روس کے زمانہ میں ... جنگ عظیم کے خاتمہ پر جب انقلاب برپا کیا تھا۔ تو ان کے کام میں سب سے زیادہ برطانیہ نے روڑا اٹکایا تھا۔ یہ واقعہ اس زمانہ کے اخبارات میں مفصل ملتا ہے۔ روسیوں کو یہ واقعہ یاد ہوگا۔ لیکن سیاسیات میں ماضی کی بجائے حال اور مستقبل کا لحاظ زیادہ رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے روسی حکومت بھی غالباً ماضی کا لحاظ نہیں رکھیگی بلکہ اپنے موجودہ اور آیندہ فوائد کو ملحوظ رکھے گی۔

اخباروں میں یہ خبر پے در پے آ چکی ہے کہ ترکوں نے انگریزوں سے معاہدہ کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں انہوں نے فیس لئے بغیر یہ کام نہیں کیا ہوگا۔ چنانچہ اخبارات میں یہ خبر آ گئی ہے کہ فرانس نے ترکوں کو اسکندرونہ (جو شام کا ایک ضلع ہے اور جنگ عظیم سے پہلے ترکوں کے ماتحت تھا) واپس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں فرانس کے ساتھ بھی ترکی کا معاہدہ ہو جائے گا۔

ہمارا خیال کچھ دور تک پہنچتا ہے۔ وہ یہ کہ ترکوں کا معاہدہ روسی مشورہ کے بغیر نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ روسیوں سے ان کی موافقت جنگ عظیم کے خاتمہ سے چلی آئی ہے۔ روس ہی کی شرکت سے وہ قسطنطنیہ واپس لے سکتے تھے۔ بہرحال ہمیں سلطنت روس کی یکسوئی کا علم ابھی تک نہیں ہوا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ برطانیہ سے متحد نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ شاید شریک جنگ بھی نہ ہو۔ کیونکہ اس کو اندرونی بغاوت کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سرکاری اطلاع

محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے ایک ڈویژنل فروٹ شو (جس میں صرف آم اور کھجوریں رکھی جائیں گی) صرف قسمت ملتان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال مظفر گڈھ میں ۲۸ اور ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء کو منعقد کی جائیگی اس نمائش کی اغراض یہ ہیں :-

(۱) پھلوں کی کاشت کرنے والوں۔ ... کے سوداگروں اور خریداروں کے درمیان گہرا ربط قائم کیا جائے۔

(۲) عوام کو آموں اور کھجوروں کے بہترین نمونوں اور اقسام سے ... مقامات سے جہاں وہ پیدا ہوتے ہیں روشناس کرایا جائے۔ تاکہ بہتر قسم کے پھل کاشت کرنے کا شوق پیدا ہو۔

(۳) سوداگروں کو اپنے پھلوں کی نمائش کے بہتر طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(۴) مختلف مقامات پر ایسے درختوں کا پتہ لگایا جائے جو بلحاظ نفاست و پیداوار بہترین قسم کا پھل دیتے ہیں

(۵) پھلوں کی کاشت اور بیوپار کرنے والوں اور ایسے درختوں کے مالکوں کے مابین رابطہ قائم کیا جائے

(۶) پھلوں کی کاشت کرنے والوں میں بہترین قسم کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے کا شوق مقابلہ پیدا ہو۔ نیز اعلیٰ درجہ کے درختوں سے قلمیں حاصل کر کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے والوں کو مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

پھلوں کی اس متذکرہ بالا نمائش میں بہترین اقسام کے واسطے نقد روپیہ کے انعامات اور سارٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ (لاہور ۹ جون ۱۹۳۹ء)

مضامین آمدہ | مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی عبد السلام صاحب۔ جناب ابو محمد صاحب۔ منشی محمد عبد اللہ ثالث۔ مولوی عبد الرؤف صاحب۔ مولوی عبد العزیز ...

غیر مقبولہ | نخلدہ چوڑیاں کا آیندہ جلسہ۔

... ہندوستان ...

یہ ... جناب ... کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جد و جہد اصل فوٹو مشرق قریب میں مغربی سیاست۔ ... کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی ... اور معاشرتی ... کی ... آئیندہ ... واقعات۔ قیمت ...

مومیائی

۲۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۹/۔ پاؤ بھر ۱۸/ مع محصول
ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما
سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی
آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ دی پی

تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کچھ۔ "چار پانچ
دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل
تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں"
(۹۔ مئی ۱۹۳۳ء)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ "متعدد مرتبہ
مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے
میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہو کر یہ دوا جو
اثر رکھتی ہے یہ محض خدا کی مہربانی ہے۔ تمام بھائیوں
سے [illegible] اپیل کرتا ہوں
کہ مومیائی [illegible] (۱۰۔ مئی ۱۹۳۳ء)
ملنے کا پتہ [illegible]
حکیم محمد سرور خان
[illegible]

مفت

ش

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
بغرض محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے
ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمایئے۔
(منگوانے کا پتہ)
منیجر دارالکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی
فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سو خواہ
بڈھا ہو یا جوان قضائے حاجت ...... کے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔
ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ بسرعت۔
احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶/
پتہ:۔ فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

۱۶/

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سنہری حمائل شریف
مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم ومحشی
چار جلدوں میں
کا ہدیہ ساٹھ روپے
فی جلد ۱۵/
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کیا آپنے ابھی تک جیبی حکیم نہیں دیکھا؟

جیبی حکیم ایک ایسی مختصر مگر جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ
امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور پانچسو عنوانات کے
ماتحت ہر بیماری کے مجرب بمجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں۔ جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے
جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں۔ تا کہ اگر آپ
علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دونو فائدے حاصل کر سکیں۔ ملک کے
طبیبوں اور تجربہ کار لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ہر لکھے پڑھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جیبی حکیم
کا ایک ایک نسخہ یقیناً سو سو روپے کا ہے جو سالہا سال کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔
جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کیلئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی
ہے۔ ہر معمولی خواندہ اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ خصوصاً ائمہ مساجد و مدرسین کیلئے تو
بے نظیر کتاب ہے۔ ان تمام لکھے پڑھے لوگوں کو جنہیں عوام سے سابقہ [illegible] تا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا
چاہئے۔ جیبی حکیم کیا ہے۔ گویا [illegible] بند کر دیا گیا ہے۔ جو [illegible] یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے
[illegible]
[illegible]

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک امیں رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء ہیڈ آفس بمبئی

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۶۴۸)

انقلاب افغانستان

کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ، افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملانوں کی بغاوتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ مجلد ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۰۴ صفحات۔

اس قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستان کی غربت کو دور کرنیوالی کتاب

گنجینہ روزگار

اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالا مال کر دینے والے ہنر درج ہیں جن کو دیکھ کر کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ ان کا سمجھنا اور عمل کرنا اس قدر آسان ہے کہ معمولی لیاقت کا شخص بھی بغیر استاد کی مدد کے کئی قسم کے ہنر خود بخود سیکھ سکتا ہے۔ چونکہ تمام ہنر پہلے مصنف نے پہلے خود تجربہ کر کے درج کئے ہیں اس لئے سب اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ جیسی دستکاری کو پڑھو گے اس کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہ رہے گی۔ بڑی ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر واضح البیان

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۲۶۔ ضخامت ۴۸۴ صفحات قیمت بے جلد ۱۲ مجلد ۱۴

حزب الاعظم شرح مشکوٰۃ [illegible] مترجم اردو حاشیہ پر اور آثار و برکات کی [illegible] زبان اردو۔ آخر [illegible]

الحزب المقبول از قرآن و حدیث کی [illegible]

ahmadimuslim.de

"دیہاتی حکیم" منگوا لیجئے

کیوں کہ

دیہاتی حکیم محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم ہندوستان کے بیس کروڑ دیہاتیوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے والی کتاب ہے،
دیہاتی حکیم میں قریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے جس پر چھ سو کے قریب مجربات دئیے ہیں
دیہاتی حکیم میں سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح درج کر دیگئی ہے۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کا علاج ایسی دواؤں سے بتایا گیا ہے جو باآسانی مل سکتی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کے متعلق خاص الخاص مجربات درج کئے گئے ہیں۔
دیہاتی حکیم دیہاتیوں کیلئے اسلئے مفید ہے کہ اسکی تمام دوائیں دیہات میں مل سکتی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر مرض کا علاج پیسہ پیسہ دو دو پیسہ کی دواؤں سے بتایا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم کا ہر نسخہ جو بظاہر کم قیمت ہے قیمتی سے قیمتی نسخوں کا مقابلہ کرتا ہے۔
دیہاتی حکیم میں مردوں عورتوں بوڑھوں بچوں سب کیلئے الگ الگ بابوں میں دوائیں لکھی گئی ہیں
دیہاتی حکیم میں وہ ڈاکٹری چیزیں بھی جن کا جاننا نہائت ضروری ہے بیان کر دیگئی ہیں۔
دیہاتی حکیم میں ہر ایک چیز مثلاً شربت، عرق، مربہ، روح، ربّ، روغن، گلقند، خمیرہ وغیرہ بنانے کا طریق بھی بتایا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم دیہاتی حکیموں کے علاوہ شہری حکیموں کے لئے بھی ایک بہترین چیز ہے۔
دیہاتی حکیم میں دیہاتی حکیموں کا معیار بلند کرنے کیلئے بہترین مواد فراہم کیا گیا ہے۔
دیہاتی حکیم دیہاتیوں کے علاوہ شہریوں کے لئے بھی ایک بہترین لائحہ عمل پیش کرنے والی بہترین کتاب ہے۔ جو اپنی خوبیوں کے سبب مقبول عام ہے
دیہاتی حکیم سے حکماء و اطباء کے علاوہ ہر اُردو خواں باآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔
دیہاتی حکیم کا مطالعہ دیہاتی چٹھی رسانوں، سکول ماسٹروں، امام مسجدوں، پٹواریوں اور نمبرداروں کے لئے نہائت ضروری ہے۔
دیہاتی حکیم محکمہ اصلاح دیہات اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کے خاص کام کی چیز ہے۔
دیہاتی حکیم غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا انکا فرض ہے۔
دیہاتی حکیم کوئی معمولی سی چیز نہیں بلکہ یہ ایک بلند پایہ کتاب ہے۔

دیہاتی حکیم کی لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ ضخامت ۱۷۶ صفحہ اور قیمت مجلد ۱۲؍ ہے جس پر ۵؍ محصول ڈاک خرچ ہوتا ہے۔

منگوانے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

[illegible] ہے۔ اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے [illegible] کی تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام [illegible] قیمت فی ڈبیہ ۸؍ محصولڈاک ۶؍ نمونہ ۳؍
[illegible] ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

کنز المرکبات

زیور طبع سے مزین ہو کر پریس سے آگئی ہے۔ امید غالب ہے کہ آپ اسے دیکھ کر دیگر طبی قرابادینوں سے بے نیاز ہو جائینگے۔ جس میں صدہا سونے و چاندی کے ورقوں میں لپٹی ہوئی گولیاں، کیف آفرین و فرحت افزا معجونیں، لذت بخش و فرحت دہ خمیرے، روح پرور و دلنواز یاقوتیاں، حیات افروز فرح نواز مفرحات۔ خوش ذائقہ و حلاوت زا مربے، مقوی حافظہ و نشاط آفرین حلوے۔ تسکین آمیز و حرارت شکن شربت، ولولہ انگیز باہ خیز اطلیات۔ رسائن بدن و تریاق اعظم کشتجات۔ امراض سوز و بصارت افروز سرموں کے نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔

سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اس کتاب میں زمانہ حال کی طبیعتوں کے موافق وہی نسخہ جات لکھے گئے ہیں جو کہ نہ ہی تو بدبودار اور بدذائقہ ہیں اور نہ ہی ان کی قدر خوراک زیادہ ہے۔ بلکہ ہر دوا نہائت نفیس اور رتیوں و ماشوں کے حساب سے استعمال کی جاتی ہے۔ ضرور منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ حجم کتاب ۸۰۴ صفحات۔ قیمت صرف ۱۰ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

خواص آک (رجسٹرڈ)

فن کشتہ جات کا بہترین خزانہ ہے۔ ناظرین کو یہ جتلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آک سے کس قدر اعلےٰ پایہ کے کشتہ جات تیار کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ آک ایک ایسی انمول بوٹی ہے جس سے ہر ایک دھات اُپدھات بڑی ہی آسانی سے کشتہ کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ انیں شائقین علم کیمیا کے لئے بھی اس میں کافی مصالحہ موجود ہے۔ مثلاً روغن گندھک اکسیری آسان نسخہ۔ شنگرف موم کا تیل۔ ہڑتال ورقیہ۔ سم الفار مومیہ۔ ذوی الارواح کا قیام وغیرہ۔ اس کتاب کے اندر علم کشتہ جات کے متعلق کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ لطف پر لطف یہ کہ تمام کشتہ جات محض آک سے ہی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک علیحدہ جامع و مکمل کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔ آج کل تعلیم یافتہ طبقہ ملازمت نہ ملنے سے دربدر مارا مارا پھرتا ہے۔ اگر یہ اصحاب گھر بیٹھے سینکڑوں روپیہ کی آمدنی کے آرزومند ہیں تو اس کے مطابق ادویات بنا کر فروخت کریں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علیحدہ

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

قصص المحسنین

مصنفہ مولوی عبدالستار صاحب

یہ کتاب ... قبول عام ... ہے ... کے لئے مفید ترین ہے۔ ... نکات و پند ...

قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد ولد پیر صاحب۔ سورہ والضحیٰ کی تفسیر ... قیمت ... ضخامت ... صفحات

سفرنامہ شیخ الہند

حضرت مولانا محمود الحسن مرحوم دیوبندی کے زمانہ اسیری کے حالات۔ جزیرہ مالٹا کا سفر۔ حضرت ممدوح کی سوانح حیات۔ یادہ رفتگاں کی بہترین یادگار ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت

تقلید اور عمل بالحدیث

نواب محسن الملک ... عجیب و غریب و نایاب کتاب ہے۔ اس میں مسئلہ تقلید اور عمل بالحدیث میں موازنہ کیا ہے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلد طلب کریں۔ قیمت ۸ر

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات ... پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

... جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا ... ہے۔ جو لوگ ... اخبار ... نہ رکھتے ہوں۔ ان کیلئے یہ بہترین ... اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ ... طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

معلم خوشنویسی۔ فن خوشنویسی کے متعلق۔ قیمت ۲ر

تفسیر بالرائے

(مصنفہ جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری)

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں ... بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری، چکڑالوی، ترجمۃ القرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اغلاط ... اس لئے کتاب ہذا قابل دید و شنید ہے۔ قیمت

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ... کی چھپائی نہایت عمدہ و خوشنما ... لیتھو کی۔ لٹھے کی چھپائی نہایت عمدہ و خوشنما ... وعدوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:-

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

اسد اللہ

مفصل و مدلل سوانحعمری۔ جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی از پیدائش تا وصال الی اللہ حضور کے اسلام لانے ... بحث کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ...

الفاروق

مصنفہ مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر ... رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

سالانہ رعائت کی خوشی میں

... تک

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

کے خریداروں کو خاص رعائت

... دھند، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی ... ہزاروں لوگ اس کے استعمال سے عینک کی ذلت سے ... امراض سے بچانا ہے منگوا کر ... قیمت فی شیشی ... (عہ)

... ملنے کا پتہ ... سرمہ اکسیر العین ...